عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۴ | یکم تا ۷ صفر المظفر ۱۴۳۷ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ نومبر ۲۰۱۵ء | شمارہ: ۴۳

عالمی تبلیغی اجتماع رائے ونڈ

ایمان کے تحفظ کا آزمودہ نسخہ اہلِ حق سے اصلاحی تعلق جوڑنا ہے۔ مولانا عبدالرزاق اسکندر

مدارس اور علماء کرام سے وابستگی سزا بنادی گئی ہے۔ قائدِ جمعیت مولانا فضل الرحمٰن

دفاعِ ناموسِ رسالت کے مقدس مشن کو سب سے بڑی کامیابی سمجھتے ہیں۔ قاری محمد حنیف جالندھری

علماء کرام قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں کو بے نقاب کریں۔ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

قادیانی عناصر اب بھی گستاخانہ لٹریچر چھاپ کر رہے ہیں۔ مولانا اللہ وسایا

سالانہ ختمِ نبوت کانفرنس چناب نگر

جھلکیاں

قراردادیں

تفصیلی رپورٹ

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Email: editorkn@yahoo.com

زکوٰۃ فنڈ سے اساتذہ کو تنخواہیں دینا

س:...... کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے مدرسہ میں فنڈز دو صورتوں میں آتا ہے: (۱) زکوٰۃ اور (۲) عطیات۔ عطیات سے اساتذہ کی تنخواہیں ادا کی جاتی ہیں لیکن کمی کی صورت میں زکوٰۃ سے اس کمی کو پورا کیا جاتا ہے۔ آیا زکوٰۃ کی مد سے اساتذہ کو تنخواہ دی جاسکتی ہے؟

سائل: محمد ہارون، کراچی

ج:...... واضح رہے کہ زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے تملیک بلاعوض شرط ہے، تملیک بلاعوض کا مطلب یہ ہے کسی غریب مستحق زکوٰۃ شخص کو بلا کسی معاوضہ کے مال زکوٰۃ کا مالک وقابض بنادیا جائے، لہٰذا اگر مال زکوٰۃ میں تملیک کی شرط نہ پائی جائے یا تملیک تو ہو لیکن بلاعوض نہ ہو بلکہ کسی کام کے معاوضہ اور اجرت میں دی جائے تو اس سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی۔ صورت مسئولہ میں مدارس اسلامیہ میں مدرسین (اساتذہ) وغیرہ کی تنخواہ بطور معاوضہ کے دی جاتی ہیں، لہٰذا اس مد میں براہ راست زکوٰۃ کی رقم دینا جائز نہیں۔ ورنہ زکوٰۃ دینے والوں کی زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ اس مشکل سے نکلنے کی ایک صورت یہ ہوسکتی ہے کہ ادارے کی طرف سے طلبا پر تعلیمی فیس تجویز کردی جائے اور اس سے مدرسین کی تنخواہ ادا کی جائے اور جو طلبا غریب ہوں ان کو زکوٰۃ سے وظیفہ دے دیا جائے اور وہ اس سے فیس دے دیا کریں، اس طرح کرنے سے زکوٰۃ بھی ادا ہوجائے گی اور تنخواہ کا انتظام بھی ہوجائے گا، دوسری صورت حیلہ تملیک کی ہے وہ یہ کہ کوئی مستحق زکوٰۃ شخص کسی سے قرض لے کر مدرسہ کو صدقہ کردیں اور مدرسہ کا مہتمم یا انتظامیہ کمیٹی کا صدر زکوٰۃ کی رقم سے اتنی رقم اس کو دے دیں اور وہ اس سے اپنا قرضہ ادا کردیں، اس طرح کرنے سے زکوٰۃ دہندگان کی زکوٰۃ بھی ادا ہوجائے گی اور مستحق زکوٰۃ کو صدقہ کرنے کا ثواب بھی مل جائے گا، کذا ذکرہ اصحاب الفتاوی۔

"کتاب الزکوٰۃ هی...... شرعاً تملیک جزء مال عینه الشارع من مسلم فقیر غیر هاشمی ولا مولاه ای معتقه مع قطع المنفعة عن المملک من کل وجه للّٰه تعالیٰ."

(الدرالمختار مع التنویر، ص:۲۵۶ تا ۲۵۸، ج:۲)

"ولو دفعها (ای الزکوٰۃ) المعلم لخلیفته ان کان بحیث یعمل له لولم یعطه صح والالا (قوله والالا) ای لان المدفوع یکون بمنزلة العوض الخ."

(ردالمحتار مع الدرالمختار ص:۳۵۶، کتاب الزکوٰۃ باب المصرف)

بیوی کا نان نفقہ اور بچوں کی کفالت

اُم رضیہ، کراچی

س:...... عورت صاحب نصاب ہے جبکہ اس کا شوہر غریب ہے، اس کے تین بچے ہیں بچوں کی کفالت کس پر ہوگی؟

ج:...... صورت مسئولہ میں بیوی اور بچوں کی کفالت اور نان نفقہ ہر حال میں مرد کے ذمہ لازم ہے۔ شریعت نے یہ ذمہ داری عورت پر نہیں ڈالی، خواہ وہ کتنی ہی مالدار کیوں نہ ہو۔ مرد اگر یہ ذمہ داری نہیں اٹھاتا بغیر کسی سبب کے تو عورت عدالت کے ذریعے سے بھی یہ حق وصول کرسکتی ہے اور عدالت شوہر کو بیوی بچوں کا خرچ ادا کرنے پر مجبور کرے گی۔ ہاں اگر شوہر کسی عذر کی وجہ سے یا مناسب ذریعہ معاش نہ ہونے کی وجہ سے تنگ دستی کا شکار ہے اور اس کی بیوی صاحب مال ہے تو اس کا اخلاقی فرض بنتا ہے کہ اس مشکل گھڑی میں وہ اس کا ساتھ دے، ایسی صورت میں بیوی کا اپنے شوہر اور بچوں پر خرچ کرنا دوسری جگہ صدقہ کرنے سے بہتر وافضل ہے اور اس عمل کا اسے دوہرا اجر وثواب ملے گا۔ ایک تو صدقہ کرنے کا اور دوسرا قرابت داری کا۔

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
مجلس

مجلسِ ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۴ — یکم تا ۷ ؍صفر المظفر ۱۴۳۷ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ ؍نومبر ۲۰۱۵ء — شمارہ:۴۳

سرپرست
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ
حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ

مدیرِ اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیرِ اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفی

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

زلزلہ... شامتِ اعمال کی ایک جھلک	۴	محمد اعجاز مصطفی
زلزلے کے بعد کی صورتحال اور ہماری ذمہ داریاں	۶	مولانا قاری محمد حنیف جالندھری
عالمی تبلیغی اجتماع رائیونڈ	۸	مولانا مجیب الرحمن انقلابی
انسانی برادری کا حق	۱۲	علامہ سید سلیمان ندوی
دینی مدارس کی قدر و منزلت	۱۴	مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ
سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر، تفصیلی رپورٹ	۱۶	مولانا عبدالحکیم نعمانی
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری ......(۲)	۲۳	مولانا مفتی محمد جمیل خان شہید

زرِ تعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرقِ وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر
فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

زلزلہ: شامتِ اعمال کی ایک جھلک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

عصر حاضر قرب قیامت کا دور ہے' اس کا ایک ایک دن ہمیں قیامت کے قریب سے قریب تر کر رہا ہے اور ہر آنے والا دن پہلے سے زیادہ بھیانک اور خطرناک نظر آتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے بارہا ایسے حالات وواقعات اور مناظر پیش آتے رہے ہیں' جن سے عقل مند' باشعور اور بابصیرت افراد اور قومیں اپنی اصلاح اور درستگی کرنا چاہیں تو یہی واقعات اور حالات ان کے لئے کافی ہیں۔

دس سال پہلے یہی اکتوبر ۲۰۰۵ء اور رمضان المبارک کا مہینہ تھا' صوبہ خیبر پختونخوا اور کشمیر کے بعض اضلاع میں پاکستان کی تاریخ کا بدترین زلزلہ آیا تھا' جس میں کئی لاکھ افراد متاثر ہوئے' ہزاروں لوگ مرد وزن آناً فاناً موت کے منہ میں چلے گئے' کروڑوں روپے کی املاک تباہ ہوئیں' شہروں کے شہر اور بستیوں کی بستیاں صفحۂ ہستی سے مٹ گئیں۔ زندہ بچ جانے والے مرد' عورتیں' بچے اور بوڑھے کھلے آسمان تلے زندگی گزارنے پر مجبور ہوئے۔ الغرض وہ اہل پاکستان کے لئے ایک بہت ہی خوفناک منظر اور سخت قسم کی تنبیہ تھی' لیکن من حیث القوم ہم نے اس سے کوئی عبرت اور خاص نصیحت حاصل نہیں کی' بلکہ اس کو بھی ایک سطحی انداز سے دیکھا اور معمول کی چیز تصور کیا۔ اس کے کچھ ہی عرصہ بعد وہی جھوٹ کی پالیسی' خواہشاتِ نفسانی کی پیروی اور منافقت کا دور دورہ ہونے لگا اور آج پھر وہی اکتوبر ۲۰۱۵ء اور محرم الحرام ۱۴۳۷ھ کا مہینہ ہے کہ ایک بار پھر پاکستان بھر میں زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے اور صوبہ خیبر پختونخوا کے کچھ اضلاع خصوصاً چترال' دیر وغیرہ میں بہت زیادہ نقصانات ہوئے۔ اب کیا کہا جائے کہ ہم بے حس ہوگئے ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی جانب سے کوئی تنبیہ اور تازیانہ ہمیں اس بے حسی سے نہیں نکال سکتا اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف رجوع اور استغفار کی طرف مائل نہیں کرسکتا یا ہمارے لئے اللہ کا عذاب مقدر ہوچکا ہے' جس کی بنا پر ہماری قوم پر غفلت' بے حسی' لاپروائی اور لاابالی پن طاری ہوچکا ہے۔ قرآن کریم میں آتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے جب قوم عاد کو سمجھانے کے لئے حضرت ہود علیہ السلام کو ان کے پاس نبی بنا کر بھیجا تو حضرت ہود علیہ السلام نے تبلیغ کرتے ہوئے قوم عاد سے فرمایا کہ: ایک اللہ کی عبادت کرو مبادا مجھے تم پر بڑے دن کے عذاب کا خوف ہے۔ قوم عاد بجائے ڈرنے اور سمجھنے کے الٹا کہنے لگی کہ: جس چیز سے تو ہمیں ڈراتا ہے وہ ابھی لے آ' کچھ ہی عرصہ گزرا تھا کہ اللہ کا عذاب بادلوں کی شکل میں نمودار ہوا' جس کو دیکھ کر یہ قوم خوش ہونے لگی اور مزید موج مستی میں آگئی اور کہنے لگی: یہ بادل ہے جو ہم پر بارش برسائے گا' لیکن وہ تو اللہ کا عذاب تھا جو ان پر مسلط ہونے کے لئے بھیجا گیا تھا۔ آج بعینہ یہی حال ہماری قوم کا ہے۔ عریانی' فحاشی' بے حیائی پر کوئی روک ٹوک نہیں۔ وڈیرے اور جاگیرداروں میں سے کوئی کسی غریب' ہاری اور مزدور کو قتل کردے ان کو پوچھنے والا کوئی نہیں' کرپشن عروج پر ہے۔ اقرباپروری کی کوئی حد نہیں' غریب آدمی کا کوئی پرسانِ حال نہیں' مدارس میں پڑھنے اور پڑھانے والے معصوم صفت انسان ہمیں ایک آنکھ قابل قبول نہیں' ہر آن اور ہر لمحہ ہر محکمہ اور ادارے میں ان کو جکڑنے اور مقید رکھنے کے منصوبے اور اسکیموں کے بارہ میں ''عالی دماغ'' پالیسی سازوں کی صلاحیتیں خرچ ہورہی ہیں۔ عدالتوں میں سود جیسی قبیح اور صریح حرام چیز کو بھی باقی رکھنے اور جواز کے لئے حیلے بہانوں سے کام لیا جارہا ہے تو کیا ان حالات میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے عذاب نہیں آئے گا تو کیا آئے گا؟ اسی لئے علمائے کرام نے اپنے بیانات میں فرمایا ہے کہ: ''سودی نظام پر اصرار اللہ کے ساتھ جنگ کے مترادف ہے' پاکستان اور اس کی مظلوم عوام اس جنگ کے متحمل نہیں ہوسکتے'' اللہ تعالیٰ کی ناراضی مول لے کر کبھی کامیابی حاصل نہیں کی جاسکتی۔ زلزلے اور مختلف بحران اللہ تعالیٰ کی طرف سے تنبیہ ہیں۔ تفصیلی خبر ملاحظہ ہو:

''اسلام آباد (نمائندہ خصوصی) سودی نظام پر اصرار اللہ رب العزت کے ساتھ جنگ کے مترادف ہے اور پاکستان جنگ کا کسی طور پر متحمل نہیں ہوسکتا' زلزلوں اور بحرانوں سے سبق سیکھنے کی ضرورت ہے' اللہ رب العزت کی ناراضی مول لے کر کبھی کامیابی سے ہمکنار نہیں ہوا جاسکتا' ملکی معیشت کو سود سے پاک کرنا آئین کا تقاضا ہے' آئین پاکستان کی مسلسل خلاف ورزی افسوسناک ہے۔ ان خیالات کا اظہار وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے عہدیداروں شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان' مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر' مولانا محمد حنیف جالندھری اور مولانا انوار الحق نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ سودی نظام پر اصرار اور معیشت کو سودی چنگل سے نہ چھڑانے کا طرز عمل اللہ رب العزت کے اعلان جنگ کو قبول کرنے کے مترادف ہے اور پاکستان اور اس کے مظلوم عوام اس جنگ کے کسی طور متحمل نہیں ہوسکتے۔ یہ زلزلے اور مختلف قسم کے بحران خدائی تنبیہ ہے جس سے سبق سیکھتے ہوئے ہمیں اپنا محاسبہ اور اپنے طرز عمل پر نظر ثانی کرنا ہوگی۔ وفاق المدارس کے راہنماؤں نے کہا کہ ملکی معیشت کو سود سے پاک کرنا آئین کا بنیادی تقاضا ہے اور اس کی مسلسل خلاف ورزی افسوسناک ہے۔ انہوں نے کہا کہ عدلیہ' مقننہ اور ملک کے تمام اسٹیک ہولڈروں کو اس نازک معاملہ میں پوری سنجیدگی اور دانش مندی کا مظاہرہ کرنا ہوگا اور اس بات کو ہر وقت پیش نظر رکھنا ہوگا کہ اللہ رب العزت کی ناراضی مول لے کر ہم کبھی بھی کسی کامیابی سے ہمکنار نہیں ہوسکتے ہیں اور نہ ہی بحرانوں سے چھٹکارا پاسکتے ہیں۔'' (روزنامہ اسلام کراچی' ۲۹ اکتوبر ۲۰۱۵ء)

آخر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد بھی پڑھ لیں اور یہ سوچیں کہ کیا آج کے معاشرہ میں یہ سب کچھ نہیں ہو رہا جس کے بارہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا چودہ سو سال پہلے فرمادیا تھا' جب یہ سب کچھ ہو رہا ہے تو پھر اس کی سزا بھی ملے گی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''دخلت علی عائشة فقال رجل یا ام المومنین! حدثنا عن الزلزلة فقالت ان المراة اذا خلعت ثیابها فی غیر بیت زوجها هتکت مابینها وبین الله من حجاب' واذا تطیبت بغیر زوجها کان علیها نارًا وشنارًا' واذا استحلوا الزنا' وشربوا الخمور' وضربوا المعازف غار الله فی سمائه' فقال تزلزلی بهم' فان تابوا او نزعوا' والا هدمها الله علیهم' فقال انس رضی الله عنه: عقوبة لهم! قالت: رحمة وبرکة وموعظة للمومنین ونکالاً وسخطة علی الکافرین.'' (اخرجہ ابن ابی الدنیا والحاکم وصححہ' کشف الصلصلہ عن وصف الزلزلہ' ص:۳۱' ۳۲)

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو ایک شخص نے عرض کیا: اماں جان! زلزلہ کے متعلق ارشاد فرمایئے! حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب کوئی خاتون اپنے شوہر کے علاوہ کسی دوسرے کے سامنے اپنا لباس اتارتی ہے تو اللہ تعالیٰ اور اپنے مابین حجاب کو پھاڑ ڈالتی ہے اور جب شوہر کے علاوہ کسی کے لئے خوشبو لگائے تو اس کے لئے آگ اور عیب وعار ہے' جب لوگ زنا کو حلال جاننے لگیں' شرابیں پی جانے لگیں اور گانے باجے بنے جانے لگیں تو اللہ تعالیٰ کو آسمان میں غیرت آتی ہے' پس اللہ تعالیٰ زمین کو حکم دیتے ہیں کہ ان کو ہلا ڈال۔ پس اس میں زلزلہ آجاتا ہے' اگر وہ توبہ کرلیں تو فبہا' ورنہ اللہ تعالیٰ ان پر زمین کو گرادیتے ہیں' پس حضرت انس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یہ ان کے لئے سزا ہوتی ہے؟ فرمایا: مومنوں کے لئے رحمت' برکت اور نصیحت ہوتی ہے اور کفار کے لئے سزا ناراضی اور غضب ہوتا ہے۔''

اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں ان تنبیہات سے عبرت حاصل کرنے اور اپنی اصلاح کی توفیق عطا فرمائیں اور جو اہل ایمان اس سے متاثر ہوئے ان کے لئے اس زلزلہ کو باعث رحمت اور نجات آخرت کا ذریعہ بنائیں۔ آمین۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

زلزلے کے بعد کی صورتِ حال اور ہماری ذمہ داریاں

مولانا قاری محمد حنیف جالندھری

وطن عزیز دس سال بعد ایک مرتبہ پھر زلزلے سے لرز اٹھا، اس وقت ہر طرف زلزلہ اور اس کے بعد کی صورتحال زیر بحث ہے اور اس بارے میں بہت کچھ کہا، سنا اور لکھا جا رہا ہے، زیر نظر تحریر میں زلزلے کے حوالے سے چند ضروری پہلوؤں پر توجہ دلانا مقصود ہے۔ ہمارے ہاں کچھ عرصے سے یہ چلن عام ہو گیا ہے کہ زلزلے، سیلاب اور دیگر حادثات وآفات کے بعد یہ بحث شروع ہو جاتی ہے کہ اس کی محض سائنسی توجیہات کافی ہیں یا اس میں مذہب اور روحانیت کا بھی کوئی عمل دخل ہے؟ یاد رہے کہ جس طرح دنیا میں وقوع پذیر ہونے والے ہر واقعے کے کئی پہلو ہوتے ہیں۔ اس کو سائنس کی نگاہ سے دیکھیں تو اس کی توجیہ الگ ہوتی ہے، مذہب کی نظر سے دیکھیں تو اس کے بارے میں ہدایات مختلف ہوتی ہیں اور سماجی و معاشرتی اعتبار سے اس کا جائزہ لیا جائے تو کچھ اور نتائج نکلتے ہیں۔ مختلف زاویوں سے کسی بھی چیز کو جانچنے اور پرکھنے کا یہ عمل ایک دوسرے سے قطعاً متصادم نہیں ہوتا اسی طرح زلزلہ بھی ظاہر ہے کہ زیر زمین پلیٹوں کی حرکت کا نتیجہ ہے لیکن ان پلیٹوں کو حرکت کا امر کس نے دیا اور کیوں دیا؟ ایک ذہن وہ ہے جو ان پلیٹوں پر جا کر رک جاتا ہے جبکہ دوسرا ذہن اس سے آگے تک جاتا ہے اور یہ جاننا چاہتا ہے کہ ان پلیٹوں میں حرکت کس کے امر اور قدرت سے ہوئی؟ ظاہر ہے کہ ہر چیز اللہ رب العزت کے قبضہ قدرت اور اسی کے حکم کی محتاج ہے اس لیے یہ کہا جاتا ہے کہ اللہ کی طرف رجوع کا اہتمام کیا جائے اور اللہ کو راضی کرنے کی فکر کی جائے ۔واضح سی بات ہے کہ وہ ذہن جو سورج اور چاند میں بھٹک جائے، کہکشاؤں میں کھو جائے، زیر زمین پلیٹوں میں اٹک جائے لیکن ان کے خالق و مالک تک نہ پہنچ پائے وہ سطحی ذہن ہوتا ہے۔ وہ صرف ظاہری نگاہ سے دیکھتا ہے کہ جو محسوس کیا جا سکتا ہے یا جسے دیکھا جا سکتا ہے وہی حرف آخر ہے جبکہ گہرائی سے دیکھنے اور دور اندیشی سے سوچنے والا ذہن وہ ہوتا ہے جو ہر معاملے کی تہہ تک جائے اور یہ جانے کہ یہ سب حقیقت میں کیوں اور کیسے ہو گیا؟ ایسی دور اندیشی اور بصیرت انسان کو اپنے رب تک ضرور پہنچاتی ہے۔

اسی طرح یہ بحث بھی کی جاتی ہے کہ زلزلہ عذاب ہے یا آزمائش؟ پھر اس پر لمبی چوڑی بحثیں کی جاتی ہیں کہ امریکا اور یورپ میں زلزلے کیوں نہیں آتے اور فلاں شہر میں بسنے والوں پر عذاب کیوں نہیں اترتے؟ اس بارے میں یہ واضح رہے کہ دنیا دار الجزاء نہیں بلکہ دار الامتحان ہے۔ اسے پیغمبر آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت قرار دیا ہے اس لیے حقیقی جزاء وسزا کا فیصلہ تو آخرت میں ہونا ہے۔ دنیا میں جو بھی واقعات رونما ہوتے ہیں ان میں دونوں امکانات ہوتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کا عذاب بھی ہو سکتے ہیں اور اللہ رب العزت کی طرف سے آزمائش بھی...... اب سوال یہ پیدا ہوگا کہ یہ فیصلہ کیسے کیا جائے کہ کون سا حادثہ عذاب ہے اور کون سا آزمائش؟ اس بارے میں حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے پتے کی بات ارشاد فرمائی ۔فرمایا ''انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں جو سانحات، حادثات، مصائب وآلام آئیں ان کے بعد اگر انسان کے اللہ کی طرف رجوع میں اضافہ ہو جائے اور وہ اپنی اصلاح کر لے تو سمجھ لیا جائے کہ وہ اللہ کی طرف سے تنبیہ اور آزمائش تھی اور اگر ان حادثات کے نتیجے میں انسان کی سرکشی میں اضافہ ہو جائے، وہ نافرمانی اور بے راہ روی کی روش اپنا لے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ وہ جس حادثے کا شکار ہوا وہ اس کے لیے آزمائش نہیں بلکہ عذاب تھا'' حضرت تھانویؒ کا یہ ارشاد ایک ایسی کسوٹی ہے جس پر جانچ پرکھ کر اس بات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ عذاب کیا ہے اور آزمائش کیا؟ کسی ادیب نے کیا خوب لکھا ہے کہ'' دکھ اور حادثہ ایک ایسا دھکا ہوتا ہے جو کبھی انسان کو رب ذو الجلال کے قدموں میں لا ڈالتا ہے اور کبھی انسان کو گمراہی اور شکوک وشبہات کی گہری کھائیوں میں گرا دیتا ہے ''۔اس لیے زلزلے اور سیلاب کے بعد اسے محض مادیت کی نظر سے دیکھنا اور اس کی تمام دینی توجیہات کو نظر انداز کر دینا ناانصافی ہے وہیں یہ طرز عمل بھی سراسر غلط ہے کہ یہ کہا جانے لگے کہ فلاں علاقے میں گناہ زیادہ تھے اس لیے ان کو سیلاب نے اپنی لپیٹ میں لے لیا یا وہ لوگ زلزلے کی نظر ہو

گئے۔کسی انسان کو یہ حق نہیں کہ وہ کسی کے گناہ یا ثواب کا فیصلہ کرتا پھرے یا اللہ رب العزت کی طرف سے آنے والے حالات کو عذاب یا آزمائش کے خانوں میں بانٹتا رہے......یہ فیصلے میدان حشر میں ہونے ہیں اور وہاں حتمی طور پر معلوم ہوگا کہ کس کو اللہ نے زلزلے کے ذریعے شہادت کے رتبے پر فائز فرمایا اور کس پر سیلاب اللہ کا عذاب بن کر ٹوٹا تھا؟اس لیے اس بحث کو اللہ رب العزت پر چھوڑ دینا چاہیے تاہم ہماری ذمہ داری یہ ہے کہ ہم اپنا محاسبہ کریں ،ہر ایک معاملے کو قرآن وسنت کے آئینے میں دیکھنے کی کوشش کریں،اپنی اصلاح کی فکر کریں اور اپنی ذمہ داریاں نبھانے کا اہتمام کریں۔

جب ہم احادیث مبارکہ کا مطالعہ کرتے ہیں تو بہت واضح طور پر یہ بات ملتی ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت پہلے خبردار فرمادیا تھا کہ کس قسم کے حالات میں زلزلے اور سرخ آندھیاں آنے کا خطرہ ہے۔یہاں سنن ترمذی کی ایک حدیث نقل کی جارہی ہے جس سے زلزلہ کے اسباب کا سمجھنا آسان ہوجاتا ہے،حضرت ابو ہریرہؓ راوی ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:(جب مندرجہ ذیل باتیں دنیا میں پائی جانے لگیں) تو اس زمانہ میں سرخ آندھیوں اور زلزلوں کا انتظار کرو،زمین میں دھنس جانے ،صورتیں مسخ ہوجانے اور آسمان سے پتھر برسنے کے بھی منتظر رہو اور ان عذابوں کے ساتھ ساتھ دوسری ان نشانیوں کا بھی انتظار کرو جو پے در پے اس طرح ظاہر ہوں گی،جیسے کسی لڑی کا دھاگہ ٹوٹ جائے اور لگاتار اس کے دانے گرنے لگیں(وہ باتیں یہ ہیں)۱-جب مال غنیمت کو گھر کی دولت سمجھا جانے لگے۔۲- امانت دبالی جائے۔۳-زکوٰۃ کو تاوان اور بوجھ سمجھا جانے لگے۔۴-علم دین دنیا کے لیے حاصل کیا جائے۔-۵ انسان اپنی بیوی کی اطاعت کرے اور ماں کی نافرمانی کرے۔۶-دوست کو قریب کرے اور اپنے باپ کو دور کرے۔۷-مسجدوں میں شوروغل ہونے لگے۔۸- قوم کی قیادت، فاسق وفاجر کرنے لگیں۔۹-انسان کے شر سے بچنے کے لیے اس کی عزت کی جائے۔۱۰-گانے بجانے کے سامان کی کثرت ہوجائے۔۱۱- شباب وشراب کی مستیاں لوٹی جانے لگیں۔۱۲- بعد میں پیدا ہونے والے،امت کے پچھلے لوگوں پر لعن طعن کرنے لگیں۔(سنن الترمذی حدیث نمبر:۱۱۲)

ذرا دل پر ہاتھ رکھ کر بتائیں کہ ان میں سے کون سا سبب آج کے دور میں موجود نہیں۔یاد رہے کہ صرف یہی اسباب نہیں اس کے علاوہ بھی بے شمار اسباب ہیں جن کا ذکر احادیث مبارکہ میں ملتا ہے۔ اس لیے ہمیں اس موقع پر انفرادی اور اجتماعی طور پر اللہ رب العزت کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت ہے ،ہمیں اس وقت اجتماعی توبہ واستغفار کا اہتمام کرنا چاہیے۔اپنا،اپنے گردوپیش اور معاشرے کا محاسبہ کرنا چاہیے کہ ہم اپنی ذات ،اپنے خاندان ،اپنے ادارے اور اپنے اختیارات ومسؤلیت کی حدود میں کس حد تک اصلاح احوال کرسکتے ہیں اور مذکورہ بالا اسباب میں سے کن کن اسباب کا خاتمہ کرسکتے ہیں ہمیں اس کی فکر اور اہتمام کرنا چاہیے۔اگر ہم یہ کرنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں تو یقیناً دنیا میں بہت بڑی تبدیلی رونما ہوسکتی ہے۔

زلزلے کے حوالے سے ایک انتہائی اہم امر یہ ہے کہ اس حادثے میں جاں بحق ہونے والوں کی بخشش ومغفرت اور ان کے درجات کی بلندی کے لیے دعائیں کی جائیں،زخمیوں کی تیمارداری ، متاثرین کی بحالی اور تعاون میں کوئی کسر نہ چھوڑی جائے اور ہمیشہ کی طرح اس مرحلے پر بھی انصار مدینہ کی یادیں تازہ کی جائیں۔وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے قائدین نے زلزلے کے فوراً بعد ملک بھر کی مساجد کے ائمہ وخطباء اور دینی مدارس کے منتظمین ومدرسین کے نام ہدایات جاری کی ہیں کہ ہر مسجد ومدرسہ میں زلزلے کے شہداء کے درجات کی بلندی ،بیماروں کی صحت یابی اور ان کے لواحقین وپسماندگان کے صبرجمیل کی دعائیں کی جائیں اور ہر سطح پر جس قدر ممکن ہو سکے دکھ کی اس گھڑی میں متاثرین زلزلہ کی جانی و مالی ہر طرح سے مدد کی جائے۔الحمد للہ ملک بھر میں دعاؤں اور خدمت کا سلسلہ جاری ہے۔اس تحریر کے ذریعے وطن عزیز کے ہر ہر فرد سے یہ اپیل کروں گا کہ یہ ایک قومی اور ملی سانحہ ہے۔دکھ کی اس گھڑی میں ہم نے ایک دوسرے کا دست وبازو بننا ہے،ایک دوسرے کو سہارا اور حوصلہ دینا ہے خاص طور پر حکمرانوں اور ارباب اختیار سے ہماری یہ درخواست ہوگی کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی کا خاص اہتمام کریں اور منصوبہ بندی اور شفافیت کے ساتھ متاثرین کی امداد وبحالی کو یقینی بنائیں۔2005ء کا زلزلہ ہمارے سامنے ہے اس وقت قوم نے جس ایثار سے کام لیا وہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے،پوری دنیا کی طرف سے جو تعاون کیا گیا وہ بھی اپنی مثال آپ ہے لیکن ہمارے ہاں بدنظمی ،منصوبہ بندی کے فقدان ،اقرباء پروری ،دیانت وامانت کے معاملے میں بدترین کوتاہیوں جیسے جو دیرینہ مسائل ہیں ان کی وجہ سے اس ایثار اور تعاون سے کما حقہ فائدہ نہیں اٹھایا جاسکا اب کی بار ضرورت اس امر کی ہے اس وقت کی غلطیوں اور کوتاہیوں کو دوہرایا نہ جائے اور پوری سنجیدگی اور دیانتداری سے متاثرین کی معاونت اور بحالی کا اہتمام کیا جائے۔اللہ رب العزت ہماری خصوصی مدد ونصرت فرمائیں۔☆☆☆

عالمی تبلیغی اجتماع رائیونڈ

جس میں پوری دنیا سے لاکھوں مسلمان شرکت کریں گے

مولانا مجیب الرحمٰن انقلابی

زبان پر ذکر الٰہی، آنکھوں میں شب بیداری کے آثار، پیشانیوں پر سجدوں کے نشان، کاندھوں پر بستر، ایک ہاتھ میں ضروری سامان اور دوسرے ہاتھ میں تسبیح لئے بے شمار قافلے اپنے مخصوص انداز اور ترتیب سے آج پوری دنیا میں ملک ملک، شہر شہر، نگر نگر، قریہ قریہ اپنے قدموں کو دین اسلام کی ترویج و اشاعت کے لئے اللہ کے راستہ میں بڑی دلسوزی کے ساتھ گرد آلود ہوتے ہوئے امت کے ایک ایک فرد کے دروازے پر دستک دیتے ہوئے نظر آئیں گے، ان قافلوں کو عرف عام میں ''تبلیغی جماعت'' کہا جاتا ہے، چوبیس گھنٹوں میں کوئی ایسا وقت اور لمحہ نہیں گزرا جس میں تبلیغی جماعت کی نقل و حرکت پوری دنیا میں کہیں نہ کہیں جاری نہ ہو۔ رائیونڈ میں منعقد ہونے والا اجتماع حج کے بعد مسلمانوں کا دوسرا بڑا اجتماع ہے جس میں پوری دنیا سے لاکھوں مسلمان شرکت کر رہے ہیں اور آخری روز ''اجتماعی دعا'' میں یہ تعداد مزید بڑھ جاتی ہے...... حسب سابق اس مرتبہ بھی تبلیغی اجتماع کے دو سیشن ہوں گے۔ پہلا سیشن ۱۳ تا ۱۶ر نومبر تک ہوگا، جبکہ تیسرے روز بروز اتوار اجتماعی دعا ہوگی اور تبلیغی اجتماع کا دوسرا سیشن ۲۰ تا ۲۳ر نومبر تک ہوگا، جبکہ بروز اتوار کو دوسرے سیشن کی اجتماعی دعا ہوگی۔ ان شاء اللہ العزیز۔

آج جس تبلیغی تحریک کی سارے عالم میں صدائے بازگشت ہے اس کے بانی حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلویؒ جن کے مجاہدوں، ریاضتوں اور روحانیت واخلاص سے اس تحریک کی ابتدا ہوئی۔

بانی تبلیغی جماعت حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلویؒ کا گھرانہ ان خوش قسمت خاندانوں میں سے ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے مقبولیت ومحبوبیت سے خوب نوازا تھا۔ اس خاندان کی بنیاد کچھ ایسے صدق و اخلاص پر پڑی تھی کہ صدیوں تک یکے بعد دیگرے نسل در نسل اس خاندان میں علماء، فضلا، اہل کمال، مقبولین اور اللہ والے لوگ پیدا ہوتے رہے۔ جہاں اس خاندان کے مردوں میں جذبہ جہاد، تقویٰ ونیکی، دین کی اشاعت وترویج کا عام رواج تھا، وہاں ان کی عورتیں بھی دین داری، عبادت گزاری، شب بیداری اور ذکر وتلاوت میں پیچھے نہ تھیں بلکہ اس خاندان کی عورتوں میں بھی قرآن مجید کا ترجمہ وتفسیر اور احادیث کے مطالعہ کی عام عادت تھی۔

آپؒ کے والد مولانا محمد اسماعیلؒ ولی کامل اور والدہ محترمہ بھی ''رابعہ سیرت'' خاتون تھیں، جنہوں نے آپؒ کی پرورش وتربیت میں کوئی کمی نہ چھوڑی، چھوٹی عمر میں ہی قرآن مجید اور دینی علوم کی تعلیم احسن طریقہ سے امتیازی شان اور نمایاں انداز میں مکمل کرلی تھی۔ نیکی وتقویٰ کی صفات بچپن میں ہی آپؒ کے اندر نمایاں اور خاندان میں آپؒ کی شہرت ولی کامل کی تھی۔

آپؒ نے جہاں شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ جیسے مجاہد عالم دین سے علم حاصل کیا، وہاں دوسری طرف آپؒ نے اپنے وقت کے قطب الاقطاب حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہوئے تصوف وسلوک کی منازل تیزی سے طے کیں.... ایک مرتبہ آپؒ نے اپنے پیر ومرشد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ سے عرض کیا کہ حضرت ذکر کرتے ہوئے میرے دل پر بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ حضرت گنگوہیؒ یہ سن کر متفکر ہوئے اور فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے اپنے مرشد حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ سے اس قسم کی شکایت کی تھی تو حاجی امداد اللہ صاحبؒ نے جواب فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ آپؒ سے کام لیں گے۔''

بانی تبلیغی جماعت حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلویؒ نے جب اپنے گرد وپیش کا جائزہ لیا تو ہر طرف دین سے دوری، عقائد کی خرابی اور اعمال و عقائد کا بگاڑ دیکھا کہ لوگ شرک وبدعت، جہالت اور ضلالت، گمراہی کے ''بحر ظلمات'' میں ڈوبے ہوئے ہیں تو ان کے دل پر چوٹ لگی اور وہ امت محمدیہ کی اصلاح کے سلسلہ میں متفکر، پریشان دکھائی دینے لگے، آپؒ نے محسوس کیا کہ عام دین داری جو پہلے موجود تھی، اب ختم ہوتی اور سمٹتی چلی جارہی ہے، پہلے یہ دین داری خواص تک اور مسلمانوں کی ایک خاص تعداد میں رہ گئی تھی پھر اس کا دائرہ اس سے بھی تنگ ہوا اور ''اخص الخواص'' میں یہ دین داری باقی رہ گئی ہے، پہلے جو خاندان اور قصبات، علاقے اور شہر ''رشد وہدایت'' کے مراکز سمجھے جاتے تھے ان میں بھی اس قدر تیزی کے ساتھ انحطاط وزوال ہوا کہ اب ان کی

"مرکزیت" ختم ہوتی جا رہی ہے، جہاں پہلے علم وعمل کی قندیلیں روشن رہتی تھیں اب وہ بے نور ہیں، دوسری بات انہوں نے یہ محسوس کی کہ علم چونکہ ایک خاص طبقہ تک محدود رہ گیا ہے، اس لئے آپؒ یہ چاہتے تھے کہ عوام الناس میں پھر سے دین داری پیدا ہو، خواص کی طرح عوام میں بھی دین کی تڑپ اور طلب پیدا ہو، ان میں دین سیکھنے سکھانے کا شوق و جذبہ انگڑائیاں لے، اس کے لئے وہ ضروری سمجھتے تھے کہ ہر ایک دین سیکھے، کھانے، پینے اور دیگر ضروریات زندگی کی طرح دین سیکھنے اور اس پر عمل کرنے کو بھی اپنی زندگی میں شامل کریں اور یہ سب کچھ صرف مدارس ومکاتب اور خانقاہی نظام سے نہیں ہوگا، کیونکہ ان سے وہی فیضیاب ہوسکتے ہیں جن میں پہلے سے دین کی طلب ہو اور وہ اس کا طالب بن کر خود مدارس ومکاتب اور خانقاہوں میں آئیں، مگر ظاہر ہے کہ یہ بہت ہی محدود لوگ ہوتے ہیں، اس لئے مولانا محمد الیاس کاندھلویؒ ضروری سمجھتے تھے کہ اس "دعوت و تبلیغ" کے ذریعہ ایک ایک دروازہ پر جا کر اخلاص و للّٰہیت کے ساتھ منت وسماجت اور خوشامد کر کے ان میں دین کے "احیاء" کی طلب پیدا کی جائے کہ وہ اپنے گھروں اور ماحول سے نکل کر تھوڑا سا وقت علمی و دینی ماحول میں گزاریں تاکہ ان کے دل میں بھی یہی لگن اور دین سیکھنے کی تڑپ پیدا ہو اور یہ کام اسی دعوت والے طریقہ سے ہوگا جو طریقہ اور راستہ انبیاء کرام علیہم السلام کا تھا اور جس پر چلتے ہوئے صحابہ کرامؓ جیسی مقدس اور فرشتہ صفت جماعت پوری دنیا پر اسلام کو غالب کرنے میں کامیاب ہوئی اور پھر جب اس دعوت وتبلیغ سے عام فضا دینی بنے گی تو لوگوں میں دین کی رغبت اور اس کی طلب پیدا ہوگی تو مدارس و خانقاہی نظام اس سے کہیں زیادہ ہوگا بلکہ ہر شخص مجسم دعوت اور مدرسہ وخانقاہ بن جائے گا.....

حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلویؒ کی دین کے لئے تڑپ وبے چینی اور درد وبے قراری دیکھنے میں نہیں آتی تھی، مسلمانوں کی دین سے دوری پر آپ انتہائی غمگین وپریشان اور اس فکر میں ڈوبے رہتے تھے کہ مسلمانوں کے اندر کسی طرح دین دوبارہ زندہ ہوجائے.... بعض اوقات اسی فکر میں آپ "ماہی بے آب" کی طرح تڑپتے، آہیں بھرتے اور فرماتے تھے: میرے اللہ میں کیا کروں، کچھ ہوتا ہی نہیں... کبھی دین کے اس درد وفکر میں بستر پر کروٹیں بدلتے اور جب بے چینی بڑھتی تو راتوں کو اٹھ کر ٹہلنے لگتے.... ایک رات اہلیہ محترمہ نے آپ سے پوچھا کہ کیا بات ہے نیند نہیں آتی؟... کئی راتوں سے میں آپ کی یہی حالت دیکھ رہی ہوں.... جواب میں آپ نے فرمایا کہ کیا بتلاؤں اگر تم کو وہ بات معلوم ہوجائے تو جاگنے والا ایک نہ رہے دو ہوجائیں.... صرف آپ کی اہلیہ محترمہ ہی نہیں بلکہ آپ کے سوز ودرد کا اندازہ ہر وہ شخص آسانی کے ساتھ لگا سکتا تھا جو آپؒ کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا اور باتیں سنتا تھا، آپؒ کا بس نہیں چلتا تھا کہ سب لوگوں کے دلوں میں وہی آگ پھونک دیں جس میں وہ عرصہ سے جل رہے تھے..... سب اس غم میں تڑپنے لگیں جس میں وہ خود تڑپ رہے تھے، سب میں وہی سوز و گداز پیدا ہوجائے جس کی لطیف لمس سے آپ کی روح جھوم اٹھتی تھی، جب ایک جاننے والے نے خط کے ذریعہ آپ سے خیرت دریافت کی تو آپ نے سوز ودرد میں ڈوبے ہوئے قلم کے ساتھ جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ "طبیعت میں سوائے تبلیغی درد کے اور خیریت ہے۔"

اور پھر مولانا محمد الیاس کاندھلویؒ خود سراپا دعوت بن کر "دعوت وتبلیغ" والے کام کو لے کر بڑی دلسوزی کے ساتھ دیوانہ وار "میوات" کے ہر علاقہ میں پھرے، ہر ایک کے دامن کو تھاما، ایک ایک گھر کے دروازہ پر دستک دی، کئی کئی وقت فاقے کئے، گرمی وسردی سے بے پرواہ ہو کر تبلیغی گشت کئے.... اور جب لوگوں نے آپ کی حسب خواہش آپ کی آواز پر "لبیک" نہ کہا تو آپ بے چین وبے قرار ہو کر راتوں کو خدا کے حضور روتے گڑگڑاتے اور پوری امت کی اصلاح کے لئے دعا کرتے اور پھر اپنی ہمت وطاقت، مال ودولت سب کچھ ان میواتیوں پر اور ان کے ذریعہ اس تبلیغی کام پر لگا دیا.... اس دوران اپنے رفقاء اور ساتھیوں کو ایک خط میں آپ تحریر فرماتے ہیں کہ: "تم غور کرو دنیائے فانی میں کام کے لئے تو گھر کے سارے افراد ہوں اور اس دعوت وتبلیغ کے کام کے لئے صرف ایک آدمی کو کہا جائے اور اس پر بھی نباہ نہ ہو تو آخرت کو دنیا سے گھٹایا یا نہیں گھٹایا۔"

حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلویؒ اپنے ایک مکتوب میں میواتی حضرات کو تحریر فرماتے ہیں کہ: "میں اپنی قوت واہمیت کو تم میواتیوں پر خرچ کر چکا، میرے پاس بجز اس کے کہ تم لوگوں کو قربان کر دوں، کوئی اور پونجی نہیں ہے" اور پھر دنیا نے دیکھا کہ میواتی حضرات نے اپنے جان ومال اور زندگیوں کو اس کام پر قربان کر دیا... اور پھر ایک ایک گھر سے ایک ہی وقت میں کئی کئی افراد دین کے کام کے لئے باہر نکلنے لگے... اور پھر وہ وقت بھی آیا کہ ابتداء میں یہی میواتی لوگ جن کو اپنے گھر اور گاؤں سے نکلنا مشکل تھا اب وہ مولانا محمد الیاسؒ کی محنت سے اس دعوت وتبلیغ کی فکر کو لے کر ملک ملک، شہر شہر، دین کی خاطر پھرنے لگے....

مولانا محمد الیاسؒ کی یہ عالمگیر "احیائے اسلام کی تحریک" جسے ظاہر میں لوگ صرف کلمہ ونماز کی تحریک کہہ کر اس کی اہمیت کو کم کرنے کی کوشش کرتے ہیں، یہ کوئی معمولی کام اور تحریک نہیں، بلکہ پورے

دین کو عملی طور پر زندگی میں نفاذ کی تحریک ہے.... اس تحریک اور جماعت کے بانی حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلویؒ خود اپنی اس تحریک کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ''میرا مدعا کوئی پاتا نہیں' لوگ سمجھتے ہیں یہ ''تحریک صلوٰۃ'' ہے، میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ ہرگز تحریک صلوٰۃ نہیں ہے بلکہ ہماری جماعت اور تحریک کا ایک خاص مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین پورا کا پورا سکھادیں، یہ تو ہے ہماری تحریک کا مقصد' رہی تبلیغی قافلوں کی چلت پھرت، تو یہ اس مقصد کے لئے ابتدائی ذریعہ ہے اور کلمہ ونماز کی تلقین گویا ہمارے پورے نصاب کی الف، ب، ت ہے....

ہماری تبلیغی تحریک کا ایک خاص مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کے سارے کے سارے جذبات پر دین کے جذبہ کو غالب کرکے اور اس راستہ سے مقصد کی دعوت کو پیدا کرتے ہوئے اور اکرام مسلم کے اصول کو رواج دے کر پوری قوم کو اس حدیث کے مصداق بنایا جائے: ''تمام مسلمان ایک جسم وجان کی مانند ہیں۔'' اور ہمارے تبلیغی کام میں اخلاص، صدق دل کے ساتھ، اجتماعیت اور مل جل کر باہمی مشورے کے ساتھ کام کرنے کی بڑی ضرورت ہے اور اس کے بغیر بڑا خطرہ ہے....

مولانا محمد الیاسؒ نے اس دعوت وتبلیغ والے کام کے طریقہ کار اور چھ اصولوں کے علاوہ کچھ مطالبے روزانہ کم از کم دو سے تین گھنٹے وقت دینا، ذکر واذکار اور اعمال کی پابندی کرنا، روزانہ دو تعلیم کرنا ایک مسجد میں اور ایک گھر میں، ہفتہ میں دو گشت کرنا جس کے تحت کچھ وقت نکال کر اپنے ماحول میں ضروریات دین کی تبلیغ کے لئے باقاعدہ جماعت بنا کر ایک امیر اور ایک نظام کی ماتحتی میں اپنی جگہ اور قرب وجوار میں تبلیغی گشت کرنا اور مہینہ میں تین دن اس دعوت وتبلیغ والے کام میں لگاتے ہوئے اپنے شہر یا قرب و جوار کے علاقہ میں گشت و اجتماع کرتے ہوئے دوسروں کو بھی اس دعوت وتبلیغ والے کام پر نکلنے کے لئے آمادہ اور تیار کرنا، سال میں ایک ''چلہ'' یعنی چالیس دن اللہ کے راستہ میں دعوت وتبلیغ کے لئے لگانا اور پھر چار مہینے (تین چلے) اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکل کر لگاتے ہوئے دین اور اس دعوت و تبلیغ والے کام کو سیکھے اور پھر ساری زندگی اسی کام میں صرف کرنا۔ بقول حضرت مولانا محمد عمر پالن پوریؒ کے کہ: ''اس دعوت وتبلیغ والے کام کو کرتے کرتے مرنا اور مرتے مرتے کرنا ہے۔''

مولانا محمد الیاس کاندھلویؒ نے اس دعوتی سفر اور نقل وحرکت کے ایام کا ایک مکمل نظام الاوقات مرتب کیا جس کے تحت یہ تبلیغی جماعتیں اپنا وقت گزارتی ہیں.... ایک وقت میں گشت، ایک وقت میں اجتماع، ایک وقت میں تعلیم، ایک وقت میں حوائج ضروری کا پورا کرنا اور پھر ان سارے کاموں کی ترغیب و تنظیم.... گویا کہ یہ تبلیغی جماعت ایک چلتی پھرتی خانقاہ، متحرک دینی مدرسہ، اخلاقی و دینی تربیت گاہ بن جاتی ہے۔ مولانا محمد الیاسؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے طریقہ کار میں دین کے واسطہ جماعتوں کی شکل میں گھروں سے دور نکلنے کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے، اس کا خاص فائدہ یہ ہے کہ آدمی اس کے ذریعہ اپنے دائمی اور جامد ماحول سے نکل کر ایک نئے صالح اور متحرک دینی ماحول میں آجاتا ہے.... اور پھر اس دعوت وتبلیغ والے سفر اور ہجرت کی وجہ سے جو طرح طرح کی تکلیفیں اور مشقتیں پیش آتی ہیں اور دربدر پھرنے میں جو ذلتیں اللہ کے لئے برداشت کرنا ہوتی ہیں، ان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رحمت خاص طور پر متوجہ ہوتی ہے۔

بانی تبلیغی جماعت حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلویؒ ایک موقع پر فرماتے ہیں: ''یہ امت اس طرح بنی تھی کہ ان کا کوئی آدمی اپنے خاندان، اپنی برادری، اپنی پارٹی، اپنی قوم اپنے وطن اور اپنی زبان کا حامی نہ تھا، مال و جائیداد اور بیوی بچوں کی طرف دیکھنے والا بھی نہ تھا بلکہ ہر آدمی صرف یہ دیکھتا تھا کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے ہیں؟.... امت جب ہی بنتی ہے جب اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے مقابلہ میں سارے رشتے اور سارے تعلقات کٹ جائیں، جب مسلمان ایک امت تھے تو ایک مسلمان کہیں قتل ہوتا تو ساری امت ہل جاتی اور تڑپ اٹھتی، اب ہزاروں، لاکھوں مسلمانوں کے گلے کٹتے ہیں اور کانوں میں جوں نہیں رینگتی۔''

آج پوری دنیا میں تبلیغی جماعت اس دعوت و تبلیغ والے کام کو پوری محنت، اخلاص وللّٰہیت اور ایک نظم کے ساتھ کررہی ہے اور اس کام کے اثرات و ثمرات سے آج کوئی بھی ذی ہوش انسان انکاری نہیں.... اللہ تعالیٰ کی مدد ونصرت سے ناقابل یقین حد تک کامیابی ہورہی ہے.... دن رات اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ومعصیت اور فسق وفجور میں زندگی گزارنے والے لاکھوں افراد اس تبلیغی جماعت کی بدولت تہجد گزار متقی، پرہیزگار اور دین کے داعی بنتے ہوئے نظر آرہے ہیں، دعوت وتبلیغ والے اس کام کی مثال پوری دنیا میں کسی مذہب والے کے پاس نہیں ہے۔

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ اس تبلیغی جماعت کی افادیت وضرورت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ''اصلاح نفس کے چار طریقے ہیں اور حسن اتفاق سے ''تبلیغ'' کے اندر یہ چاروں طریقے جمع ہیں، صحبت صالح بھی ہے، ذکر وفکر بھی، مواخات فی اللہ بھی ہے، دشمن سے عبرت وموعظہ بھی اور محاسبہ نفس بھی ہے.... اور انہی چاروں کے

مجموعہ کا نام ''تبلیغی جماعت'' ہے۔'' عام لوگوں کے لئے اصلاح نفس کا اس سے بہتر کوئی اور طریقہ نہیں ہوسکتا، اس طریقہ کار سے دین عام ہوتا جارہا ہے اور ہر ملک کے اندر یہ صدا پہنچتی چلی جارہی ہے اور اس کے ذریعہ لوگوں کے عقائد درست ہورہے ہیں، لوگ تیزی کے ساتھ اعمال کی جانب بڑھ رہے ہیں اور اپنے آپ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کررہے ہیں.... تبلیغی جماعت مخلوق کو مخلوق کی غلامی سے نکال کر خالق کی بندگی و غلامی میں لانے، صحابہ کرامؓ جیسی پاکیزہ صفات و عادات کو اپنانے اور پیدا کرنے، صبح جاگنے سے لے کر رات سونے تک، کھانے پینے سے لے کر بیت الخلاء تک... گویا کہ پیدا ہونے سے لے کر مرنے تک پوری زندگی میں دین لانے کی کوشش اور مخلوق سے کچھ نہ ہونے اور خالق ہی سے سب کچھ ہونے کا یقین دلوں میں پیدا کرنے میں مصروف ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جس کام میں بھی جان و مال اور وقت یہ تین قیمتی چیزیں خرچ ہوجائیں تو وہ کام بھی قیمتی ہوجاتا ہے.... تبلیغی جماعت بھی آج دعوت و تبلیغ کے اس مقدس کام میں جان و مال اور وقت لگاکر یہ کام پوری دنیا میں کرنے اور پھیلانے میں مصروف ہے.....

رائیونڈ کے اس ''عالمی تبلیغی اجتماع'' میں لاکھوں افراد کی شرکت کے باوجود یہاں کوئی جھگڑا، فساد، ہنگامہ آرائی، گالم گلوچ نظر نہیں آئے گا، بلکہ ہر شخص اخلاص و للّٰہیت کا پیکر اور عاجزی و انکساری کا مجسم نظر آئے گا.... تبلیغی اجتماع میں ملکی، سرحدی، صوبائی امتیازات، قومی لسانی تعصبات اور گروہ بندیاں سب یہاں خاک میں مل جاتے ہیں، یہاں سب بحیثیت مسلمان، امیر و غریب، حاکم و محکوم، پنجابی و پٹھان، بلوچی، سندھی، گورا ہو یا کالا، عربی ہو یا عجمی، رنگ و نسل کے اختلافات سے بے نیاز ہوکر اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑاتے اور سجدہ ریز ہوکر پوری دنیا کے مسلمانوں کی اصلاح، امت کے ایک ایک فرد کو جنت کی طرف لے جانے، غلبۂ اسلام، خلافت راشدہ کے مقدس نظام کے عملی نفاذ، کشمیر و عراق، افغانستان و فلسطین سمیت دیگر ملکوں کے مظلوم مسلمانوں کی آزادی و کامیابی وطن عزیز کی سالمیت و استحکام اور دین کے لئے محنت کرنے کی دعا اور اپنے گناہوں سے توبہ کرتے ہوئے نظر آئیں گے۔

''وہ لمحات جو اللہ والوں کی صحبت میں گزر جائیں، وہ لمحات قیمتی ترین، متاع حیات، دنیا میں کامیاب زندگی گزارنے اور آخرت میں نجات کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔''

(بشکریہ ماہنامہ ''الخیر'' ملتان، نومبر ۲۰۱۵ء)

جاوید غامدی کے چند ملحدانہ نظریات

☆......عیسیٰ علیہ السلام وفات پاچکے ہیں۔ (اشراق، مئی ۲۰۰۸ء، ص:۶۹)، ☆......قیامت کے قریب کوئی مہدی نہیں آئے گا۔ (میزان، علامات قیامت، ص:۱۷۷، طبع مئی ۲۰۱۴ء)، ☆......حدیث سے دین میں کسی عمل یا عقیدے کا اضافہ بالکل نہیں ہوسکتا۔ (میزان: ۱۵، طبع مئی ۲۰۱۴ء)، ☆......مرزا غلام احمد قادیانی بنیادی طور پر صوفی تھا، اس نے دعویٰ نبوت نہیں کیا۔ (اختلافات احمدیہ: ۸۴)، ☆......نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف اعمال، نفلی عبادات، مرغوب طعام، لباس وغیرہ سنت نہیں۔ (میزان: ۵۷)، ☆......داڑھی سنت اور دین کا حصہ نہیں۔ (مقامات، ص:۱۳۸ طبع نومبر ۲۰۰۸ء)، ☆......دین کے ماخذ میں اجماع کا اضافہ یقیناً بدعت ہے۔ (اشراق، اکتوبر ۲۰۱۱ء، ص:۲)، ☆......مرتد کی شرعی سزا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے ساتھ خاص تھی۔ (اشراق، اگست ۲۰۰۸ء، ص:۶۴)، ☆......قرآن کی ایک ہی قرأت ہے، اس کے علاوہ سب قرأتیں عجم کا فتنہ ہیں۔ (میزان: ۳۲، طبع ۲۰۰۲ء)، ☆......نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بعد اقدامی جہاد ہمیشہ کے لئے ختم ہے۔ (اشراق، اپریل ۲۰۱۱ء، ص:۲)، ☆......ہر آدمی کو اجتہاد کا حق حاصل ہے۔ (سوال و جواب ہٹ ۶۱۲، تاریخ اشاعت: ۱۰ مارچ ۲۰۰۹ء)، ☆......تصوف عالم گیر ضلالت ہے۔ (برہان: ۱۹۳، طبع ششم، فروری ۲۰۰۹ء)، ☆......ریاست کو زکوٰۃ کے نصاب میں تبدیلی کا حق حاصل ہے۔ (اشراق، جون ۲۰۰۸ء، ص:۷۰)، ☆......یہود و نصاریٰ کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ضروری نہیں۔ (اشراق، جون ۲۰۰۸ء، ص:۷۰)، ☆......موسیقی فی نفسہ جائز ہے۔ (اشراق، فروری ۲۰۰۸ء، ص:۶۹)

مرسلہ: محمد ابوبکر ہزاروی

انسانی برادری کا حق!

علامہ سید سلیمان ندویؒ

ایک انسان کے دوسرے انسان پر انسانی برادری کی حیثیت سے بھی کچھ فرائض ہیں' جن سے عہدہ برآ ہونا ہر مسلمان کا مذہبی فرض ہے، تبلیغ یعنی غیر مسلم انسانوں کو اسلام کی دعوت کا جو حکم ہے، اس کے دوسرے اسباب کے علاوہ ایک سبب یہ بھی ہے کہ جس چیز کو ایک مسلمان سچا سمجھتا ہے، اس کا انسانی فرض ہے کہ وہ اس سے دوسرے انسان کو آگاہ اور باخبر کرے اور یہ انسانی خیر خواہی کا لازمی نتیجہ ہے۔

قرآن پاک نے توریت کے بعض احکام کو دہرایا ہے، جن میں سے ایک یہ بھی ہے: "وقولوا للناس حسنا" (اور لوگوں سے اچھی بات کہو) لوگوں سے اچھی بات کہنا اور اچھائی سے پیش آنا، انسانیت کا فرض ہے، جس میں کسی دین و مذہب کی تخصیص نہیں، دین و مذہب اور نسل و قومیت کا اختلاف اس منصفانہ برتاؤ سے باز نہ رکھے، اسی لئے ارشاد ہوا:

"وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلٰی اَلَّا تَعْدِلُوْا اعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی۔"

(المائدہ:۸)

ترجمہ: "اور کسی قوم کی عداوت تم کو اس پر آمادہ نہ کرے کہ تم عدل و انصاف نہ کرو، عدل و انصاف (ہر حال میں) کرو کہ یہ بات تقویٰ کے قریب ہے۔"

ہر قسم کا برا سلوک اور بے رحمانہ برتاؤ جو ایک انسان دوسرے انسان اور ایک قوم دوسری قوم کے ساتھ کرتی ہے، اس کا اصلی سبب یہی ہوتا ہے کہ ایک دوسرے کے حق میں عدل سے کام نہیں لیتا بلکہ اس پر ظلم اور بے انصافی کے لئے آمادہ رہتا ہے۔ یہ آیت پاک انسان کے اسی مادۂ فاسد کے سرچشمہ کو بند کرتی ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"لا تباغضوا ولا تحاسدوا ولا تدابروا وکونوا عباد اللہ اخوانا۔"

ترجمہ: "آپس میں ایک دوسرے سے کینہ نہ رکھو، ایک دوسرے پر حسد نہ کرو اور نہ ایک دوسرے سے منہ پھیرو اور سب مل کر خدا کے بندے اور آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔"

اس حدیث پاک میں انسانی برادری کا وہ نقشہ کھینچا گیا ہے، جس پر سچائی سے عمل کیا جائے تو یہ شرو فساد سے بھری ہوئی دنیا واقعتاً جنت بن جائے۔ فرمایا:

"من لا یرحم لا یرحم"... جو رحم نہیں کرتا، اس پر رحم نہیں کیا جاتا... جو بندوں پر رحم نہیں کرتا اس پر خدا بھی رحم نہیں کرتا یا یہ کہ جو دوسرے پر رحم نہیں کرتا دوسرا بھی اس پر رحم نہیں کرے گا۔

مستدرک حاکم میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ: "تم زمین والوں پر رحم کرو تو آسمان والا تم پر رحم فرمائے گا۔" یہ حدیث رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کی شان رحمت کو کتنی عمومیت کے ساتھ ظاہر کرتی ہے، ایک اور موقع پر ارشاد ہوا کہ: "جو مسلمان کوئی درخت لگائے گا اس سے جو انسان یا پرندہ بھی کچھ کھائے گا، اس کا ثواب اس لگانے والے کو ملے گا۔" اس فیض کے عموم میں انسانیت کی قید بھی نہیں ہے۔ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کا قصہ بیان کیا جس نے ایک جانور کے ساتھ نیک سلوک کیا تھا کہ اس کے اس کام پر ثواب ملا، صحابہ کرامؓ نے پوچھا: اے خدا کے رسول! کیا جانوروں کے ساتھ نیک سلوک کرنے میں بھی ثواب ہے؟ فرمایا: ہر تر جگر کے ساتھ نیک سلوک کرنے میں ثواب ہے، یعنی ہر اس ہستی کے ساتھ جس میں زندگی کی تری ہے، نیک سلوک کرنے میں ثواب ہے، اس ثواب کے دائرہ میں ہر وہ ہستی شریک ہے جو زندگی سے بہرور ہے۔

جامع ترمذی میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذرؓ سے ارشاد فرمایا: "جہاں بھی ہو خدا کا خیال رکھو اور لوگوں کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آؤ۔"

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ باتیں گنائیں جن میں سے ایک یہ تھی کہ: "واحب للناس ما تحب لنفسک" یعنی تم لوگوں کے لئے بھی وہی چاہو جو تم خود اپنے لئے چاہتے ہو، تو مسلمان بن جاؤ گے۔

"الناس" کا لفظ عام ہے، جس میں تمام انسان داخل ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ جب تک سارے انسانوں کی بھلائی کا جذبہ دل میں نہ ہو، انسان پورا مسلمان نہیں بنتا، کیونکہ دوسروں کے لئے وہی چاہنا جو اپنے لئے چاہو، اخلاق کی وہ تعلیم ہے جو انسانی برادری کے ہر قسم کے حقوق کی بنیاد ہے، ایک اور حدیث میں یہ تعلیم ان لفظوں میں ہے کہ: "تم اپنے بھائی کے لئے وہی چاہو، جو اپنے لئے چاہتے ہو۔" بھائی کے لفظ سے مسلمان بھی مراد ہو سکتا ہے اور

ایک عام انسان بھی۔ توریت اور انجیل کے اندر یہی تعلیم ان لفظوں میں ہے: ''تم اپنے پڑوسی کو ایسا چاہو جیسا کہ تم اپنے آپ کو چاہتے ہو۔'' صحابہ کرامؓ نے اس تعلیم کی پیروی میں یہودی اور عیسائی پڑوسیوں کا حق بھی مسلمان پڑوسیوں ہی کی طرح مانا ہے۔

صدقہ و خیرات کے باب میں گو فقرا اور مساکین میں مسلمانوں کی ترجیح ایک قدرتی بات ہے، تاہم حضرت عمر فاروقؓ نے اپنی خلافت کے زمانہ میں غیر مسلم ذمی مسکینوں کے حق کو بھی تسلیم کیا، قاضی ابو یوسفؒ نے ''کتاب الخراج'' میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے دیکھا کہ ایک بڈھا جو اندھا بھی تھا، ایک دروازہ پر کھڑا بھیک مانگ رہا ہے۔ حضرت عمرؓ نے پیچھے سے اس کے بازو پر ہاتھ مارا اور پوچھا کہ تم کو بھیک مانگنے کی ضرورت کیا پڑی؟ اس نے کہا: جزیہ ادا کرنے اور اپنی ضرورت پوری کرنے اور اپنی اس عمر کے سبب سے بھیک مانگتا ہوں۔ حضرت عمرؓ اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لائے اور اپنے گھر سے اس کو کچھ دیا، پھر اس کو بیت المال کے خزانچی کے پاس بھیجا اور کہلوایا کہ اس کو اور اس جیسے لوگوں کو دیکھو' خدا کی قسم! ہم انصاف نہیں کریں گے، اگر ہم اس کی جوانی کی کمائی تو کھائیں اور اس کے بوڑھے ہونے پر اس کی مدد چھوڑ دیں۔ قرآن میں صدقہ کی اجازت فقرا اور مساکین کے لئے ہے۔ فقرا تو وہی ہیں جو مسلمان ہیں اور یہ لوگ مساکین اہل کتاب میں ہیں، ان سے جزیہ نہ لیا جائے۔

اسلام کا یہ عام فیصلہ ہے کہ زکوۃ کے علاوہ دوسرے عام صدقے غیر مسلموں کو دیئے جاسکتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی خاندان کو صدقہ دیا، ام المومنین حضرت صفیہؓ نے اپنے دو یہودی رشتہ داروں کو ۳۰ ہزار کی مالیت کا صدقہ دیا۔ امام مجاہدؒ نے مشرک رشتہ داروں کا قرض معاف کرنے کو ثواب کا کام بتایا۔ ابن جریجؒ محدث کہتے ہیں کہ قرآن نے ''اسیر'' کے کھلانے کو ثواب بتایا ہے اور ظاہر ہے کہ صحابہ کرامؓ کے قبضہ میں مشرک ہی قید ہو کر آتے تھے۔ حضرت ابو میسرہؒ اور عمرو بن میمونؒ اور عمر بن شرحبیلؒ صدقہ فطر سے عیسائی راہبوں کی مدد کیا کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حضرت عمرؓ نے اپنے مشرک بھائی کو تحفہ بھیجا اور خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضوں کو ان کے مشرک والدین کے ساتھ صلہ رحمی کی اجازت دی۔

تفسیر کی روایتوں میں ہے کہ صحابہ کرامؓ جب مذہبی اختلاف کی بنا پر غریب مشرکوں کی مدد سے کنارہ کرنے لگے تو یہ آیت اتری:

''لیس علیک ھداھم ولکن اللہ یھدی من یشاء وما تنفقوا من خیر فلانفسکم۔'' (البقرہ:۲۷۲)

یعنی تم کو تمہاری نیکی کا ثواب بہر حال ملے گا۔

مسند احمد میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو خطاب کر کے فرمایا:

''لا یؤمن احدکم حتی یحب للناس ما یحب لنفسہ' وحتی یحب المرء لایحبہ الا اللہ عزوجل۔''

ترجمہ: ''تم میں سے کوئی اس وقت تک پورا مومن نہیں ہوگا جب تک وہ اور لوگوں کے لئے وہی نہ پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے اور جب تک وہ آدمی کو صرف خدا کے لئے پیار نہ کرے۔''

اس حدیث میں محبت انسانی کی وسعت ساری انسانی برادری تک وسیع کر دی گئی ہے۔

(بشکریہ پندرہ روزہ ''تعمیر حیات'' لکھنؤ، ستمبر ۲۰۱۵ء)

اشعارِ ختم نبوت

انتخاب: مولانا ڈاکٹر محمد الیاس فیصل، مدینہ منورہ

مرحبا صلِ علیٰ، رحمت عالم لقبی
سیّد عالی نسب، رحمت عالم لقبی
سلسلۂ ختم، نبوت کا ہوا تجھ پہ شہا
ذاتِ اقدس ہے تری خاتم احکام وحی

(ستار وارثی)

نبی کوئی نہیں تم سا، حبیب خالق اکبر
امام الانبیاء ہو تم، نبوت ختم ہے تم پر
نہ دیکھا چشم عالم نے کوئی اور ایسا پیغمبر
سلام اللہ کا آتا ہو عرش پاک سے جس پر

(ستار وارثی)

دینی مدارس کی قدر ومنزلت

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن وحدیث کی تعلیم کا آغاز ایک ایسے چبوترے سے کیا تھا، جس کے اوپر چھت بھی نہیں تھی، مطبخ تو بڑی بات ہے، لوگ کھجور کے خوشے ایک جگہ آویزاں کردیا کرتے تھے، صحابہ کرامؓ حسب ضرورت چند کھجوریں کھا کر باقی دوسروں کے لئے چھوڑ دیا کرتے تھے۔ حضرت ابوہریرہؓ بعض اوقات شدت بھوک کی وجہ سے بے ہوش ہوکر گرجایا کرتے تھے، فرماتے ہیں کہ لوگ سمجھا کرتے تھے کہ مرگی کا دورہ پڑگیا ہے، جس کی وجہ سے لوگ میری گردن پر پاؤں رکھ کر (بطور علاج) گزرا کرتے تھے۔ حضرت ابوہریرہؓ خود ارشاد فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم! مرگی نہیں، بلکہ سخت بھوک کی وجہ سے بے ہوشی طاری ہوا کرتی تھی، صحابہ کرامؓ نے یہ عظیم قربانیاں دے کر دین ہم تک پہنچایا، یہی حضرت ابوہریرہؓ کہ انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طویل صحبت میسر نہیں آئی۔ ۷ ہجری میں غزوۂ خیبر کے موقع پر مشرف باسلام ہوئے اور ۹ ہجری میں آفتاب نبوت غروب ہوگیا۔ حضرت ابوہریرہؓ نے اس مختصر ترین مدت میں بہت زیادہ کسب فیض کیا، بلکہ کثرت روایت کے اعتبار سے تمام صحابہ کرامؓ سے نمایاں نظر آتے ہیں۔ مرویات ابوہریرہؓ کی تعداد ۵۳۶۴ ہے، جو سب سے زیادہ ہے، آج یہ سادہ سے مدارس جو نظر آرہے ہیں، اگرچہ بے رنگ ہوں، بیٹھنے کے لئے بورے بھی میسر نہ ہوں، لیکن اس میں بیٹھ کر علوم قرآنی وحدیث حاصل کرنے سے حضرات صحابہ کرامؓ کے ساتھ جو ایک نسبت قائم ہوجاتی ہے یہ اتنی بڑی نعمت ہے کہ جس کا حق اور شکر ادا نہیں ہوسکتا۔

دین ہم تک کیسے پہنچا:

دین ہم تک اس طرح پہنچا ہے کہ ہر کسی نے باادب ہوکر زانوئے تلمذ تہہ کرکے ان اساتذہ سے سیکھا جن کی سند رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک متصل ہے۔ کتاب کا آپ خود مطالعہ کرلیجئے ایک کتاب کسی کامل استاذ سے پڑھ لیجئے جس کا سلسلۂ سند حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہو، دونوں میں زمین وآسمان کا فرق ہوگا، آج کل اسٹڈی (مطالعہ) کرنے کا رواج اور وبا پھیلی ہوئی ہے، مطالعہ کرنے کا بڑا شوق ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ اجتہادات کا ایک بازار گرم ہے۔ یاد رکھئے! اگر علم کا حاصل ہونا صرف مطالعہ کے ذریعے بغیر کسی استاذ کے ممکن ہوتا تو آسمانی کتابوں کے ساتھ کسی رسول کو بھیجنے کی حاجت نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی مشکل نہ تھا کہ کسی رات ہر مسلمان کے سرہانے قرآن پاک کا ایک ایک عمدہ نسخہ اور خوبصورت جلد میں مجلد رکھ دیا جاتا اور غیب سے یہ آواز لگادی جاتی کہ: اسے پڑھو اور اس پر عمل کرو! لیکن ایسا نہیں ہوا، بلکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے ساتھ شارح قرآن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا اور فرمایا: ''یعلمھم الکتاب'' تاکہ وہ پیغمبر کتاب کی ان کو تعلیم دیں، ایسا تو ہوا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام تشریف لاتے، مگر کتاب نہیں تھی، لیکن ایسا کبھی نہیں ہوا کہ کتاب بغیر صاحب کتاب کے نازل ہوئی ہو۔ وجہ یہ ہے کہ کتاب بغیر معلم ومربی کے انسان کی ہدایت کے لئے کافی نہیں، اگر انسان کتاب کا خود مطالعہ کرتا تو جب اسے مطلب سمجھ نہ آتا تو گمراہ ہوجاتا۔

اس کی مثال تو ایسے ہے کہ ایک آدمی علم طب پر لکھی ہوئی کتب کا خود مطالعہ کرکے مطب کھول کر بیٹھ جائے تو سوائے اس کے کہ وہ قبرستان آباد کرے، انسانیت کی کوئی خدمت انجام نہیں دے سکتا، کسی ڈاکٹر سے یہ علم حاصل کرنا پڑے گا، اس کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرنے پڑیں گے، ورنہ حکومت بھی اس کی اجازت نہیں دے گی، یہی معاملہ دین کا بھی ہے کہ اسے سیکھنے کے لئے کسی کامل مربی ومعلم کے پاس رہنا ہوگا، ورنہ گمراہی کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوگا، ان مدارس کی قدر پہچانئے، ان کی بدولت اللہ تعالیٰ کا کلمہ بلند ہے اور دین اپنی اصلی شکل میں محفوظ ہے، ان ممالک میں جاکر دیکھئے جہاں یہ مدارس ختم کردیئے گئے، ان کا بیج ماردیا گیا، وہاں بے دینی کا سیلاب امڈ رہا ہے اور کوئی بند باندھنے والا نہیں۔ بقول ہمارے حضرت علی میاںؒ کے: ''ردہ ولا ابابکر لہا''... ارتداد کا بازار گرم ہے، لیکن کوئی ابوبکر نہیں... اللہ تعالیٰ نے مجھے دنیا کے بیشتر اسلامی ممالک میں جانے اور وہاں کے اہل علم اور دینی حلقوں سے ملاقات کا موقع عطا فرمایا، پہلے تو تقلیداً یہ بات سمجھتا تھا کہ یہ دینی مدارس جن کا تعلق حضرات علماء دیوبند سے ہے، ہمارے لئے بہت بڑی نعمت ہیں، لیکن ان ممالک میں حالات دیکھنے کے بعد تحقیقاً یہ سمجھا ہے کہ دین کی حفاظت، تحفظ کا ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ان دینی مدارس کو بنایا ہوا ہے، خواہ بہ ظاہر یہ

کتنے ہی سادہ کیوں نہ ہوں؟ معاشرے پر ان کی برکات واثرات الحمدللہ! آج بھی نمایاں ہیں، جہاں یہ مدرسے نہیں، وہاں بے عملی و بے راہ روی کی عجیب و غریب شکلیں اور مناظر دیکھنے میں آئے۔

یہ مناظر بھی دیکھے گئے کہ منہ میں سگریٹ، گلے میں ٹائی، کلین شیو اور انگریزی لباس زیب تن کئے ہوئے ایک آدمی بخاری شریف پڑھا رہا ہے، یہ مناظر بھی دیکھے گئے کہ درس بخاری کا ہو رہا ہے لیکن نماز پڑھنے کا سوال ہی نہیں، یہ منظر بھی دیکھا گیا کہ مرد وزن باہمی مخلوط بیٹھے ہیں اور اسلامی تعلیمات کا درس ہو رہا ہے کیا کیا بتاؤں یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔

آج سے کچھ عرصہ قبل مجھے عراق جانا ہوا، آج تو وہاں ایک طوفان برپا ہے، وہاں میں نے بعض دوستوں سے کہا کہ اگر کوئی پرانی طرز کا عالم ہو تو اس کی زیارت کو جی چاہتا ہے۔ یہ تقاضا اس لئے پیدا ہوا کہ وہاں ایسے علماء صلحا کا بیج مار دیا گیا ہے تو کسی نے بتایا کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے مزار کے قریب ایک مدرسہ میں پرانی طرز کے بزرگ ہیں، آپ ان سے ملاقات کیجئے، میں وہاں پہنچا جا کر دیکھا تو واقعی ایک بزرگ جن کی چال ڈھال میں، انداز گفتگو میں، نشست برخاست میں اسلاف کی جھلک نظر آئی۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا: آپ پاکستان میں کیا کرتے ہیں؟ میں نے کہا کہ کراچی میں ہمارا ایک دارالعلوم ہے، اس میں پڑھنے پڑھانے کا کچھ سلسلہ ہے، انہوں نے پوچھا: وہ کون سی یونیورسٹی سے متعلق ہے؟ میں نے کہا: ہمارے ہاں! یہ سلسلہ نہیں ہے، بلکہ عوامی قسم کے مدارس ہیں، انہوں نے حیران ہو کر پوچھا: کیا تمہارے ہاں عوامی قسم کے مدارس ہیں؟ پھر خود ہی فرمایا: ہم تو اس قسم کے تصور کو بھول گئے، آپ پر تو اللہ تعالیٰ کی یہ بہت بڑی نعمت ہے، پھر پوچھا: وہاں کیا پڑھاتے ہو؟ میں نے مدارس میں پڑھائی جانے والی چند کتب کا نام لیا مثلاً شرح جامی اور سلم وغیرہ، جب شیخ نے ان کتب کا نام سنا تو ان کی چیخ نکل گئی، پھر فرمایا: میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ جب تک تمہارے دم میں دم ہے اس طریق کار اور نصاب تعلیم کو نہ چھوڑنا، کیونکہ ہمارے ہاں عراق میں جب اس نصاب کی کتابیں زیر تعلیم تھیں تو فضا کچھ اور تھی اور جب سے یونیورسٹیوں کا نظام رائج ہو گیا اور دینی کتب چھوڑ دی گئیں اس وقت سے فضا بالکل تبدیل ہو گئی، پھر فرمایا: ”کسی زمانہ میں ہم بھی یہ کتابیں پڑھاتے تھے، اس وقت علماء متبع سنت اور دینی جذبہ رکھنے والے پیدا ہوتے تھے، بعد میں تمام مدارس سرکاری تحویل میں لے لئے گئے، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس وقت سے سرکاری مولوی پیدا ہونے لگے۔“

ان ممالک میں گھومنے پھرنے کے بعد یہ احساس مزید پختہ اور قوی ہو گیا کہ یہ مدارس جن کا سلسلہ ماضی قریب میں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ سے جڑا ہوا ہے اور پھر بالآخر سند متصل کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے ایسی نعمتیں اور احسان ہے کہ جس پر شکر ادا نہیں ہو سکتا۔

ایک مرتبہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی قدس سرہ دارالعلوم کراچی تشریف لائے (یہ اللہ کے بندے اخلاص کے پیکر عنداللہ اتنے مقبول و منظور تھے کہ ان کی تصنیف شدہ کتب ”فضائل اعمال و فضائل صدقات“ چوبیس گھنٹوں میں سے کوئی لمحہ بھی ایسا نہیں ہے، جس میں دنیا کے کسی نہ کسی حصہ میں پڑھی نہ جاتی ہوں) ہم نے عرض کیا کہ حضرت نصیحت فرما دیجئے، تقریر کرنے کا تو معمول نہ تھا، صرف ایک جملہ ارشاد فرمایا: ”طالب علمو! اپنی حقیقت پہچانو! اپنی قدر پہچانو!“ اشارہ اس بات کی طرف تھا کہ بعض اوقات تمہارے دلوں میں یہ خیال پیدا ہو جاتا ہے کہ ہم تو یوں ہی بوریوں پر بیٹھنے والے ہیں، دنیا کہاں سے کہاں پہنچ گئی، لیکن اللہ تعالیٰ نے جو نعمت عظمیٰ تمہیں عطا کی ہے اس کا مقابلہ دنیا اور اس کی دولت نہیں کر سکتی وہ نعمت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نسبت، یہ جو ہم پڑھتے ہیں: ”حدثنا فلان حدثنا فلان، عن فلان، عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم“ اس سند متصل کے ساتھ اپنے کو جوڑ دینا آج تو شاید اس کی قدر و منزلت ہمیں معلوم نہ ہو، لیکن جب آنکھیں بند ہوں گی اور اللہ تعالیٰ کے ہاں حاضری ہوگی اس وقت پتا چلے گا کہ اس سلسلہ کے ساتھ وابستگی کتنی بڑی نعمت ہے۔

میرے شیخ حضرت ڈاکٹر عبدالحئی عارفیؒ مثال دیا کرتے تھے کہ کراچی سے صدر مملکت کی ایک ٹرین جا رہی ہے، جس میں بہترین سیلون لگا ہوا ہے، عمدہ اور عالیشان ڈبے لگے ہوئے ہیں، اس کے ساتھ کھانے پینے کا بہترین انتظام موجود ہے، بہت ہی پرکیف خوشبوئیں ہیں، روانگی کے وقت اسٹیشن ماسٹر نے ایک پرانا اور بوسیدہ ڈبہ بھی اس ٹرین کے ساتھ جوڑ دیا یہ بھی ٹرین کے ساتھ منزل مقصود تک پہنچ جائے گا ایسے ہی ہم بوسیدہ اور خستہ حالت میں سہی لیکن ہمارا کنڈا اعلیٰ اور عمدہ ڈبوں پر مشتمل ٹرین کے ساتھ جڑا ہوا ہے، ہمارا تعلق سند متصل کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قائم ہو چکا ہے، اس نسبت اور تعلق کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمتیں ہم پر نازل ہوں گی، اس لئے ہمیں چاہئے کہ اس سلسلے کی قدر پہچانیں۔

پڑھنے پڑھانے والوں کے علاوہ دوسرے لوگ بھی اپنے آپ کو محروم نہ سمجھیں، وہ ان پڑھنے پڑھانے والوں کے ساتھ محبت کریں ”المرء مع من احب“ اگر کسی کی محبت اس سلسلہ والوں کے ساتھ ہو گئی تو ان کا حشر بھی انہیں کے ساتھ ہوگا خود بھی تعاون کریں، دوسروں کو بھی توجہ دلائیں تو اس سلسلہ کے ساتھ وابستگی ہو جائے گی، خدا کے لئے ان دینی مدارس کی قدر پہچاننے کی کوشش کریں۔☆☆☆

۳۴ ویں سالانہ آل پاکستان

ختم نبوت کانفرنس چناب نگر

☆......ایمان کے تحفظ کا آزمودہ نسخہ صلحا اور اہل حق سے روحانی واصلاحی تعلق جوڑنا ہے: مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

☆......مدارس اور علماء کرام سے تعلق رکھنے والوں کو اسلام سے وابستگی کی سزا دی جارہی ہے: قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن

☆......تحفظ ختم نبوت اور دفاع ناموس رسالت کے مقدس مشن کو سب سے بڑی کامیابی سمجھتے ہیں: مولانا محمد حنیف جالندھری

☆......علماء کرام قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں کو طشت ازبام کرنے میں اپنا کردار ادا کریں: مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

☆......قادیانی عناصر اب بھی چناب نگر پریس سے گستاخانہ لٹریچر اور فولڈر پرنٹ کررہے ہیں: مولانا اللہ وسایا

رپورٹ: مولانا عبدالحکیم نعمانی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۳۰،۲۹ راکتوبر ۲۰۱۵ء بروز جمعرات و جمعہ کو مرکز ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں منعقدہ دو روزہ ۳۴ ویں آل پاکستان سالانہ ختم نبوت کانفرنس کے شرکاء اور مقررین نے مطالبہ کیا ہے کہ ملک بھر کی جیلوں میں پڑے ہوئے گستاخان رسول کو تختہ دار پر لٹکایا جائے اور صدر پاکستان عاشق رسول ممتاز قادری کی سزا کو معاف کرنے کا اعلان کریں۔ امتناع قادیانیت آرڈیننس کی خلاف ورزی پر قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں کو نیشنل ایکشن پلان کا حصہ بنایا جائے۔ قادیانی اقلیت کے گستاخانہ لٹریچر، توہین آمیز کتابوں اور شرانگیز رسائل کو فی الفور ضبط کیا جائے۔ اور بلاتفریق چناب نگر کے تمام رہائشیوں کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔ کانفرنس کے مقررین نے کہا کہ لادین عناصر اور قادیانی این جی اوز کے زہریلے واویلا نے قانون توہین رسالت کو اتنا غیر مؤثر کردیا ہے کہ پاکستان کی تاریخ میں آج تک کسی ایک بھی گستاخ رسول کو 295-C کے تحت پھانسی نہیں دی گئی۔ دینی مدارس، علماء کرام اور اسلامی تحریکوں کے خلاف ارباب اقتدار کے نفرت انگیز اور امتیازی سلوک پر مبنی اقدامات، انسانی حقوق کی خلاف ورزی اور قادیانی ایجنڈے کو پروان چڑھانا ہے۔ اسلامی ممالک میں شیعہ سنی اختلاف کو فسادات کی شکل دے کر اسلامی ملکوں کے قدرتی و معدنی وسائل پر غاصبانہ قبضے کی سامراجی سازشیں بام عروج کو پہنچ چکی ہیں انہیں ہر صورت ناکام بنانا ہوگا۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کا ۱۹۷۳ء کا آئین اور ملک بھر کی مذہبی جماعتیں ملک کو سیکولر سٹیٹ بنانے کے ایجنڈے میں سب سے بڑی رکاوٹ ہیں۔ بیرون ممالک میں عقیدہ ختم نبوت کے فروغ اور فتنہ قادیانیت کے منفی پروپیگنڈا کے خاتمہ کے لئے حکومت اپنے سفارت کاروں کے ذریعے مربوط اور منظم اقدامات کرے۔ مغربی ممالک کو قادیانیت کا اصلی چہرہ دکھانا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ کانفرنس کی افتتاحی نشست کی صدارت صاحبزادہ مولانا خواجہ عزیز احمد اور پیر جی عبدالحفیظ رائپوری نے کی جبکہ کانفرنس سے مفکر ختم نبوت مولانا عزیز الرحمان جالندھری، مولانا مفتی محمد حسن صاحب لاہور، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد امجد خان لاہور، محمد اشرف علی راولپنڈی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا عبدالکریم ندیم، مولانا محمد علیم شہداد پور، سید نور الحسن بخاری، مولانا تاج محمود ریحان، مولانا عزیز الرحمان ثانی، مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا محمد وسیم اسلم، مولانا محمد اسحاق ساقی، مولانا جمیل احمد

بندھانی، مولانا محمد قاسم رحمانی، مولانا محمد اقبال، مولانا محمد خبیب، مولانا عبدالنعیم رحمانی، مولانا مختار احمد، مولانا ضیاء الدین آزاد، مولانا غلام حسین، مولانا حافظ محمد انس، مولانا قاضی عبدالخالق، مولانا عبدالرشید غازی، حافظ محمد مہتاب، صاحبزادہ محمد حسان شاہد رام پوری، فیصل بلال گیلانی، حافظ محمد شریف منچن آبادی سمیت متعدد مقتدر شخصیات نے شرکت وخطاب کیا، مقررین نے کہا کہ زلزلہ زدگان علاقوں اور گلگت بلتستان کے علاقہ جات میں قادیانی گروہ فلاحی کاموں کی آڑ میں ارتداد پھیلا رہا ہے۔ اور نوجوان نسل کو اسلام سے برگشتہ کرنے کی مذموم سازشوں میں مصروف ہیں۔ حکومت قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں کو کنٹرول کرے۔

مولانا عزیز الرحمان جالندھری نے کہا کہ تحفظ ختم نبوت اور ناموس رسالت کا دفاع کرنے والے قدرت کی طرف سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتی خدمت پر مامور ہیں اور قیامت کے دن سب سے زیادہ قربت اور بلندی درجات انہیں نصیب ہوں گے۔ علماء کرام اور تمام مسلمانوں پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ قادیانیوں کی اسلام و ملک دشمن سرگرمیوں کو طشت از بام کرنے کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔

مولانا محمد امجد خان نے کہا کہ قادیانی ملک و ملت کے غدار اور صیہونی وسامراجی طاقتوں کے گماشتے اور اسرائیل کے ایجنٹ ہیں۔ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی نے پاکستان میں رہتے ہوئے بھی وطن عزیز کے ایٹمی راز چوری کر کے مغربی آقاؤں کی نمک حلالی اور انگریز سے وفاداری کا حق ادا کیا۔

مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ سکہ بند قادیانی عناصر خود کو آئین کا پابند اور اقلیت تسلیم کرنے کی بجائے اب بھی چناب نگر پریس سے گستاخانہ لٹریچر اور فولڈر پرنٹ کر رہے ہیں۔ قادیانی جرائد اور رسائل میں غیر قانونی طور اسلامی شعائر اور مسلمانوں کی مذہبی اصطلاحات استعمال کر کے آئین پاکستان کی واضح خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ جس سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح ہو رہے ہیں۔

قادیانی بیوروکریٹس ملک کے اسلامی اور نظریاتی تشخص کو ختم کر کے سیکولر سٹیٹ بنانے کے ایجنڈے پر عمل پیرا ہیں: صاحبزادہ مولانا ابوالخیر محمد زبیر

مولانا اشرف علی نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت پر ایمان لانے کی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات ونزول پر ایمان لانا بھی ضروری ہے۔ مرزا قادیانی کا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ، شعبدہ بازی اور جھوٹ کا پلندہ ہے۔ جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔

مولانا قاضی احسان احمد نے کہا کہ علامہ اقبال نے سب سے پہلے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا اور ان کو ملک وملت کے غدار اور مرزا قادیانی کی فرضی نبوت کو اپنی شاعری میں برگ حشیش سے تعبیر کیا۔

معروضی حالات کے پیش نظر ہمیں قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں اور خطرناک عزائم کا ادراک کرنا ہوگا: مولانا احمد علی قصوری

مولانا عبدالحکیم نعمانی نے کہا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا فیصلہ صرف مولویوں کا نہیں دنیا بھر کے تمام مسلمان، قادیانیوں کو غیر مسلم یقین کرتے ہیں۔ دنیا کی کسی ایک عدالت فیصلہ قادیانی گروہ تا حال اپنے حق میں پیش نہیں کر سکا۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، صحابہ کرامؓ اور اہل بیتؓ کی عظمت اور امت مسلمہ کی وحدت عقیدہ ختم نبوت میں مضمر ہے۔

مولانا محمد قاسم رحمانی نے کہا کہ امت کے اجماعی مسائل کو پرنٹ اور الیکٹرونک میڈیا پر بازیچہ اطفال بنا کر اپنی ہوس کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ بیوروکریسی اور اسٹیبلشمنٹ میں گھسے ہوئے قادیانی اور سیکولر لابیاں، عقیدہ ختم نبوت کو فرقہ واریت سے تعبیر کرنے کے گھناؤنے عمل میں مصروف ہیں۔

مولانا تاج محمود ریحان نے کہا کہ ناموس رسالت اور عقیدہ ختم نبوت یہ امت مسلمہ کا مشترکہ پلیٹ فارم ہے اسے متنازعہ بنانے والوں کی سازشوں کو ناکام بنانا ہوگا۔ کانفرنس میں زلزلہ سے متاثر ہونے والے شہداء اور زخمیوں سے اظہار افسوس کیا گیا اور شہداء کے لئے دعا مغفرت بھی کی گئی۔ علاوہ ازیں کانفرنس کی مختلف نشستوں سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ آپریشن ضرب عضب کا تیسرا فیز آپریشن چناب نگر سمیت ملک بھر کی قادیانی عبادت گاہوں سے شروع کیا جائے، کیونکہ نائن زیرو سے کئی گناہ زیادہ اسلحہ چناب نگر کے قادیانی مراکز میں موجود ہے۔ آپریشن ضرب عضب کی آڑ میں دینی تعلیمات و اسلامی اقدار اور علماء کرام کو دیوار سے لگانے کی سازشیں امت مسلمہ کے لئے لمحہ فکریہ ہیں۔ عقیدہ ختم نبوت کے فروغ اور نوخیز نسل کو فتنہ قادیانیت کی تباہ کاریوں سے بچانے کے لئے ضروری ہے کہ سکولز اور کالجز کے داخلہ فارموں میں عقیدہ ختم نبوت کے حلف نامہ اور نصاب تعلیم میں مضامین ختم نبوت

شامل کئے جائیں۔ قادیانی تخریب کار ادارے اور عسکریت پسند تنظیمیں خدام الاحمدیہ، انصار اللہ، لجنہ اماء اللہ اور تنظیم اطفال الاحمدیہ پر مکمل پابندی عائد کی جائے۔ قادیانی گروہ نے من گھڑت مظلومیت کا سہارا لے کر ہمیشہ عالمی سطح پر پاکستان کو بدنام کیا۔ قادیانی بیوروکریٹس ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے پاکستان کے ایٹمی راز افشا کر رہے ہیں۔ وزیر اعظم اور وزیر داخلہ عوام کو بتائیں کہ ایٹمی توانائی کے شعبوں اور کلیدی آسامیوں پر کتنی تعداد میں ملک دشمن قادیانی تعینات ہیں۔ رابطہ عالم اسلامی کے فیصلے کے مطابق قادیانیوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

کانفرنس کی مختلف نشستوں کی صدارت امیر مرکزیہ شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، نائب مرکزی امیر پیر حافظ ناصرالدین خاکوانی، نائب امیر مرکزیہ صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد، خانقاہ سراجیہ کے سجادہ نشین صاحبزادہ خواجہ خلیل احمد، خانقاہ موسیٰ زئی شریف کے مولانا مفتی شہاب الدین، مولانا عبدالغفور ٹیکسلا، مولانا سید جاوید حسین شاہ فیصل آباد نے کی، جب کہ کانفرنس سے جمعیت علماء اسلام کے مرکزی امیر قائد جمعیت مولانا فضل الرحمان، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، جے یو آئی (س) کے رہنما مولانا عبدالرؤف فاروقی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا مفتی راشد مدنی، جمعیت علماء پاکستان کے مولانا صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر، متحدہ جمعیت اہلحدیث کے مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری، مولانا زبیر احمد ظہیر کے علاوہ مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ، مفتی خالد محمود کراچی، مولانا سعید اسکندر کراچی، مفتی محمد بن مفتی محمد جمیل خان شہید، مولانا محمد یوسف خان لاہور، بریلوی مکتب فکر کے مولانا احمد علی قصوری، مولانا سید سیف اللہ شاہ کے علاوہ قاری محمد عثمان مالکی، قاری احسان اللہ فاروق نقشبندی، مولانا محمد اکرام الحق مردان، مولانا قاری

قادیانی دجل وفریب کے ذریعے ختم نبوت کے معانی ومطالب میں تحریف وتکذیب کرکے نوخیز نسل کو گمراہ کررہے ہیں: مولانا عبدالرؤف فاروقی

انوارالحق حقانی، مولانا قاضی عبدالرشید راولپنڈی، سید سلمان گیلانی سمیت متعدد مذہبی رہنماؤں نے خطاب کیا۔

چیئرمین کشمیر کمیٹی قائد جمعیت مولانا فضل الرحمان نے کہا کہ آج پوری امت مسلمہ پر کڑا وقت ہے امریکا اور یورپ کی رضامندی پر مدارس اور علماء کرام مساجد اور خانقاہوں سے تعلق رکھنے والوں کو اسلام سے وابستگی کی سزا دی جارہی ہے۔ یہود و نصاریٰ کی اتباع اور خوشنودی حاصل نہ کرنے والوں کو شدت پسند اور دہشت گرد گردانا جارہا ہے۔ مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت کی بنیاد انکار جہاد ہے اور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مشترکہ پلیٹ فارم پاکستان کے استحکام اور سلامتی کی ضمانت دیتا ہے: مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری

سامراجی طاقتیں اور استعماری قوتیں عالمی سطح پر جہاد کی فرضیت کا مذاق اڑارہی ہیں۔ دہشت گردی کے نام پر افغانستان، عراق، لیبیا اور تیونس جیسے ممالک کی اینٹ سے اینٹ بجادی گئی۔ ملک کی نظریاتی اور جغرافیائی حدود کا تحفظ کرنے میں دینی مدارس کے علماء طلباء اور مذہبی جماعتیں ہراول دستے کا کردار ادا کررہی ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے کہا کہ مرزا قادیانی کی کتابیں کذب، تحریف والحاد اور تضادات کا مجموعہ ہیں۔ مرزا قادیانی اپنی تحریروں کی رو سے نارمل اور شریف انسان ثابت نہیں ہوتے، عقیدہ ختم نبوت روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ ایمان کے تحفظ کا آزمودہ نسخہ صلحاء اور اہل حق سے روحانی واصلاحی تعلق جوڑنا ہے۔ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانا مجاہدین ختم نبوت اور اراکین پارلیمنٹ کا تاریخی کارنامہ ہے ملکی سلامتی واستحکام کے لئے ضروری ہے کہ دوہری شہریت اور گرین کارڈ کے حامل قادیانی افراد پر کڑی نظر رکھی جائے۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا قاری محمد حنیف جالندھری نے کہا کہ علماء کرام اور اسلامیان پاکستان تمام تر علمی اور عملی کمزوریوں کے باوجود تحفظ ختم نبوت اور دفاع ناموس رسالت کے مقدس مشن کی آبیاری کو دنیا و آخرت کی سب سے بڑی کامیابی سمجھتے ہیں۔ آج پوری قوم افواج پاکستان کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ افواج پاکستان ملک کی جغرافیائی سرحدوں کی چوکیداری کر رہی ہیں اور دینی مدارس، ملک کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت پر مامور ہیں۔

مفکر ختم نبوت مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے فرمایا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کا فیصلہ صرف علماء کرام اور مفتیان عظام کا نہیں تھا بلکہ پاکستان کی دستور ساز اسمبلی، سیشن کورٹوں، ہائیکورٹوں، سپریم کورٹ اور وفاقی شرعی

عدالت سے لے کر کینیا، رابطہ عالم اسلامی، انڈونیشیا اور جنوبی افریقہ کی عدالتوں نے بھی قادیانیوں کے کفر وارتداد پر مہر تصدیق ثبت کی ہے پوری دنیا میں پاکستان کو بدنام کرنے کے عوض قادیانیوں کو ڈالر اور پونڈ ملتے ہیں فرضی رپورٹوں کے بدلے یورپی ممالک کے ویزوں کی قادیانیوں کے لئے انعامی اسکیم نکلی ہوئی ہے۔

صاحبزادہ ابو الخیر زبیر نے کہا کہ قادیانی بیوروکریٹس ملک کے اسلامی اور نظریاتی تشخص کو ختم کر کے سیکولر سٹیٹ بنانے کے ایجنڈے پر عمل پیرا ہیں، قانون تحفظ ناموس رسالت ختم کرنے کی سازشیں کی جاری ہیں۔ اگر سلمان تاثیر کے خلاف C-295 کے تحت مقدمے کا اندراج ہوتا تو ممتاز قادری جیسا عاشق رسول مشتعل نہ ہوتا، ہم ملک کو سیکولر اسٹیٹ بنانے کا خواب کبھی بھی شرمندہ تعبیر نہیں ہونے دیں گے۔

بریلوی مکتب فکر کے مولانا احمد علی قصوری نے کہا کہ معروضی حالات کے پیش نظر ہمیں قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں اور خطرناک عزائم کا ادراک کرنا ہوگا۔ سنت صدیقی پر عمل کر کے بدعقیدگی کے تمام سراخوں کو بند کرنا ہوگا۔

مولانا محمد یوسف خان نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کی بدولت دین کے تمام شعبے مکمل طور پر میسر آئے، ایمانیات، عبادات، اخلاقیات، معاملات اور معاشرے کے تمام سلسلے کی عمارت عقیدہ ختم نبوت پر قائم ہے۔ ختم نبوت پر ایمان کے بغیر کوئی عبادت بھی بارگاہ ایزدی میں قبولیت کو نہیں پہنچتی۔

مولانا عبدالرؤف فاروقی نے کہا کہ قادیانی دجل وفریب کے ذریعے ختم نبوت کے معانی ومطالب میں تحریف وتکذیب کر کے نوخیز نسل کو گمراہ کر رہے ہیں۔ مرزا قادیانی اپنے مخالفین کو زندگی بھر گالیاں دیتا رہا۔ قادیانیت وہ خنجر ہے جسے انگریز نے امت مسلمہ کی پیٹھ میں گھونپا، قادیانی اب بھی اکھنڈ بھارت کی جدوجہد کو اپنے عقیدے اور ایمان کا حصہ سمجھتے ہیں۔

پاکستان میں مسلمان اکثریتی اعتبار سے جانے پہچانے جاتے ہیں لیکن ملک کا پورا نظام قادیانی اقلیت اور چند فیصد باقی اقلیتوں کے ہاتھوں یرغمال بن چکا ہے: مولانا سیّد عبدالمجید ندیم شاہ

متحدہ جمعیت اہل حدیث کے سید ضیاء اللہ شاہ بخاری نے کہا کہ پارلیمنٹ میں متفقہ طور پر قادیانی کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا، ہم اپنی جانوں پر کھیل کر اسلام اور پاکستان کا تحفظ کریں گے۔ قادیانیوں کے اکھنڈ بھارت کے نظریات کے دستاویزی ثبوت ریکارڈ پر ہیں، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مشترکہ پلیٹ فارم پاکستان کے استحکام اور سلامتی کی ضمانت دیتا ہے، پاکستان ایک اسلامی ملک ہے جس میں اسلامی نظام کے نفاذ کے بغیر لوٹ مار اور کرپشن کا خاتمہ نہیں ہوسکتا۔ ہم ۱۹۷۳ء کے آئین کے دفاع کی جنگ لڑ کے ملک کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کر رہے ہیں۔

گستاخی رسول کے واقعات کا بروقت نوٹس لیا جاتا تو غازی ممتاز قادری جیسے لوگ عشق رسالت میں اشتعال پذیر نہ ہوتے: مولانا زبیر احمد ظہیر

مولانا قاضی عبدالرشید راولپنڈی نے کہا کہ قادیانی گروہ سازش کے تحت ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء کی آئینی ترامیم کو ختم کرانے کے لئے نام نہاد انسانی حقوق کی تنظیموں کو مہرے کے طور پر استعمال کر رہا ہے قادیانی دین اسلام اور پاکستان کے خلاف مسلسل سازشوں میں مصروف ہیں، پاک فوج کا ماٹو جہاد ہے قادیانیوں کو جہاد کے منکر ہونے کی وجہ سے فوج کے تمام عہدوں سے نکالا جائے۔

مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ نے کہا کہ سامراجی طاقتوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ہمیں اپنی صفوں میں نظم ونسق اور اتحاد پیدا کرنا ہوگا۔ پاکستان میں مسلمان اکثریتی اعتبار سے جانے پہچانے جاتے ہیں لیکن ملک کا پورا نظام قادیانی اقلیت اور چند فیصد باقی اقلیتوں کے ہاتھوں یرغمال بن چکا ہے، اقلیتوں کے تحفظ اور حقوق کے نام پر مسلمان اکثریت سے سنگین مذاق ہے۔

مولانا زبیر احمد ظہیر نے کہا کہ اقلیتی استحصالی اور جاگیرداری کے بدبودار نظام نے ملکی استحکام کو خطرے میں ڈالا ہوا ہے گستاخی رسول کے واقعات کا بروقت نوٹس لیا جاتا تو غازی ممتاز قادری جیسے لوگ عشق رسالت میں اشتعال پذیر نہ ہوتے، بیرونی ایجنسیاں ملک میں خودکش دھماکوں، فرقہ واریت اور تخریبی کاروائیوں کے ذریعے اندرونی خلفشار اور سیاسی عدم استحکام پیدا کر رہی ہیں۔

مولانا عبدالرؤف چشتی نے کہا کہ میڈیا اسلام مخالف قوتوں کو اہمیت دیتا ہے اور دینی جماعتوں کے مذہبی اور غیر متنازعہ پروگراموں کی لائیو کوریج کرنے میں جانبداری کا مظاہرہ کر رہا ہے، پاکستان کی تاریخ میں سب سے پہلے قادیانیوں نے آئین کی خلاف ورزی کی اور آئین کا عالمی سطح پر مذاق اڑایا۔ قادیانی میڈیا عالمی سطح پر ویزوں کے حصول کے لئے اسلام اور پاکستان کے خلاف زہریلا پروپیگنڈا کر رہا ہے۔

مولانا مفتی خالد محمود کراچی نے کہا کہ ختم نبوت کی پاسبانی کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی خاص رحمتوں

کا نزول ہوتا ہے ختم نبوت اور اعمال صالحہ ایسے چراغ ہیں کہ جن کی بدولت قیامت تک اسلام کی شان و شوکت باقی رہے گی۔

مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آسمان سے آمد ثانی کا مسئلہ بھی ضروریات دین میں شامل ہے۔ مرزا قادیانی کا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ جھوٹ کا پلندہ اور دروغ گوئی پر مبنی ہے۔

مفتی شہاب الدین پوپلزئی نے کہا کہ عقیدہ توحید اور ناموس صحابہ کرام و اہل بیت کا دفاع کرنا گویا ان نبوت کا دفاع کرنا ہے۔ عقیدہ توحید کا تحفظ بھی عقیدہ ختم نبوت میں مضمر ہے، عقائد کے بغیر اعمال رائیگاں ہیں۔ اسلام کے پانچ ارکان اور تمام اسلامی علوم ومعارف کا تعلق حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال اور افعال سے ہے لیکن تحفظ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے مسئلے کا تعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ہے۔

مولانا محمد اکرام الحق نے کہا کہ مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ: ''میرے بعد تیس دجال اور کذاب نبوت کا دعویٰ کریں گے، ان کا یقین نہ کرنا میں تمام نبیوں میں سے آخری نبی ہوں۔ میرے بعد جدید نبوت ممنوع ومنقطع ہے۔''

قبل ازیں کانفرنس کی مختلف نشستوں سے میاں محمد اجمل قادری، مولانا عبدالرؤف چشتی، مولانا محمود الحسن نقشبندی چکوال، مولانا توصیف احمد، مولانا یونس آزاد، مفتی محمد خالد میر، مولانا قاضی عبدالخالق، مولانا نور محمد ہزاروی، حافظ مبشر محمود طارق، مولانا عبد الواحد قریشی، ڈاکٹر لیاقت علی نیازی، قاری جمیل الرحمن اختر، مولانا علیم الدین شاکر، صاحبزادہ مولانا عتیق الرحمن، مولانا عبدالشکور حقانی، مولانا عبداللہ معتصم چارسدہ، مولانا عظمت اللہ بنوں، مولانا عبدالرشید غازی، مولانا عبدالستار گورمانی، مولانا محمد حمزہ لقمان، مولانا محمد خالد عابد، مولانا محمد عابد کمال، مولانا محمد قاسم سیوطی، مولانا خالد گنگوہی، حافظ محمد

ختم نبوت اور اعمال صالحہ ایسے چراغ ہیں کہ جن کی بدولت قیامت تک اسلام کی شان و شوکت باقی رہے گی: مفتی خالد محمود

شعیب، صاحبزادہ محمد طارق حفیظ جالندھری، مولانا محمود الحسن، قاری احسان اللہ، مفتی شفاء اللہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلام کے تحفظ کے ساتھ ملک کے دفاع کا فریضہ بھی ہر مسلمان پر عائد ہوتا ہے۔ ہمیں ہر حال میں اسلام کا علم اور پاکستان کا پرچم بلند رکھنا ہوگا۔

مولانا میاں محمد اجمل قادری نے کہا کہ ظفر اللہ قادیانی نے وزارت خارجہ کے عہدہ پر متمکن ہونے کے باوجود قائد اعظم کا جنازہ نہیں پڑھا تھا۔

مولانا غلام رسول دین پوری نے کہا کہ قادیانی تعلیمی اداروں میں مرزا قادیانی کے نہ ماننے والوں کو

عقیدہ ختم نبوت کی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آسمان سے آمد ثانی کا مسئلہ بھی ضروریات دین میں شامل ہے: مفتی محمد راشد مدنی

قتل کرنے کی تعلیم دیتے ہیں اور اپنے نوجوانوں کو مسلمانوں کے قتل پر برانگیختہ کرتے ہیں۔

مولانا رضوان عزیز نے کہا کہ قادیانی پوری دنیا میں اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلام کے تمام ستونوں کو کھوکھلا کر رہے ہیں اور تہذیبوں کے درمیان نفرت کے بیج بو رہے ہیں۔

مولانا عبداللہ معتصم نے کہا کہ اکابرین ختم نبوت کی دینی و ملی جدوجہد تاریخ کا درخشندہ باب ہے، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ہمیشہ دینی حمیت قومی غیرت اور ملک و ملت کو خوشحال کرنے اور جارحانہ پالیسوں سے دور رہ کر ملک کو امن کا گہوارہ بنایا۔

مفتی خالد میر نے کہا کہ قادیانی اپنی قانونی حیثیت تسلیم کرلیں اور قانون سے بغاوت کا رویہ ترک کردیں، اقلیت میں رہتے ہوئے اپنے مردوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفنانے سے گریز کریں۔

مولانا عبدالشکور حقانی نے کہا کہ کلیدی آسامیوں پر براجمان سکہ بند قادیانی قومی خزانہ سے قادیانیت کو شیلٹر مہیا کر رہے ہیں، ہمیں اتحاد و اتفاق سے ناموس رسالت کی جدوجہد کو پروان چڑھانا ہوگا۔

مولانا عبدالرشید غازی نے کہا کہ مغربی ممالک افریقی ریاستوں میں قادیانی گروہ کی کفریہ سرگرمیوں کو روکنے کے لئے ایک وسیع اور مضبوط پلیٹ فارم اور متحرک اور باصلاحیت رجال کار تیار کرنا ہوں گے۔ قادیانی عبادت گاہوں پر کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات اور اسلامی شعائر کا استعمال قانون نافذ کرنے والے اداروں کی ناکامی کا واضح ثبوت ہے۔ قادیانیوں کو آئین اور قانون کا پابند بنایا جائے۔

مولانا نور محمد ہزاروی نے کہا کہ شدت پسند قادیانی آئین پاکستان کی روشنی میں اپنے آپ کو اقلیت تسلیم کرنے کی بجائے حربی باغیوں کا کردار اپنایا ہوا ہے اس لیے وہ اب بھی توہین آمیز کتب، اسلام کش جرائد و رسائل کی ترسیل و سپلائی کا غیر قانونی سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔

مولانا علیم الدین شاکر نے کہا بیرون ممالک اور میڈیا پر مظلومیت کا جھوٹا واویلا، مغربی مراعات حاصل کرنے والے قادیانیوں کے خلاف عدالتی کاروائی عمل میں لائی جائے۔

مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر نے کہا کہ قادیانی عناصر ملک پاکستان میں رہائش اور شہریت رکھنے، کاروبار اور ملازمتیں اختیار کرنے مظلومیت کے درپردہ مراعات حاصل کرنے کے باوجود ملک پاکستان اور مسلمانوں کی کردارکشی کرنے کے شرمناک عمل میں مصروف ہیں۔

صاحبزادہ مبشر محمود طارق نے کہا کہ ناموس رسالت اور عقیدہ ختم نبوت کے دفاع کے لئے خانقاہوں کے روحانی اثرات اور عملی کردار کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ منکرین ختم نبوت اور گستاخان رسول خرد سے عاری' دائرہ اسلام سے خارج اور نائٹ کلبوں کی پیداوار ہیں۔ گستاخان رسول سے عداوت رکھنا اور اظہار نفرت کرنا ایمان کی علامت اور دینی حمیت اور غیرت کا تقاضا ہے۔

مولانا مفتی محمد بن جمیل نے کہا کہ قادیانی طبقہ نے جس دجل وفریب سے اسلام کے افکار و نظریات اور نجات دہندہ تعلیمات کو اپنی ہوس اور ارتدادی خیالات سے مسخ کیا۔ مسیلمہ کذاب کے دور میں بھی اس کی مثال نہیں ملتی۔ مولانا محمد وسیم اسلم نے کہا کہ قادیانیوں کو پاکستان کی تمام عدالتیں اور پارلیمنٹ غیر مسلم اقلیت قرار دے چکی ہیں۔ اور قادیانی عفریت ان فیصلوں کا کھلے عام مذاق اڑا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایٹمی توانائی کے شعبے میں چھپے ہوئے سازشی قادیانی غیر محسوس انداز اور خفیہ طریقے سے ملکی استحکام کے خلاف خطرناک سازشوں میں مصروف ہیں۔

کانفرنس چناب نگر کی جھلکیاں

☆...... کانفرنس کا باقاعدہ آغاز ساڑھے نو بجے آیت خاتم النبیین کی تلاوت اور نعت رسول مقبول سے ہوا۔ خانقاہ سراجیہ کندیاں کے سجادہ نشین مولانا صاحبزادہ خواجہ خلیل احمد نے اپنی دعا سے کانفرنس شروع کی۔

عقیدہ توحید اور ناموس صحابہ کرام واہل بیت کا دفاع کرنا گواہان نبوت کا دفاع کرنا ہے: مفتی شہاب الدین پوپلزئی

☆...... نائب امیر مرکزیہ مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد نے اپنے افتتاحی خطاب میں کانفرنس کے اغراض و مقاصد بیان کیے اور ملک کے طول و عرض سے آئے ہوئے کارکنوں کی آمد پر خیر مقدمی کلمات ارشاد فرمائے۔

☆...... کانفرنس کا پنڈال رنگ برنگے خوبصورت بینروں سے روح پرور منظر پیش کر رہا ہے بینروں پر عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت، ناموس رسالت کے تحفظ پر مبنی عبارات اور پیغامات درج ہیں۔ حکومت سے قادیانی گروہ کے متعلق مطالبات بھی بینروں پر درج ہیں۔

ظفر اللہ قادیانی نے وزارت خارجہ کے عہدہ پر متمکن ہونے کے باوجود قائداعظم کا جنازہ نہیں پڑھا تھا: مولانا محمد میاں اجمل قادری

☆...... کانفرنس کے داخلی راستوں پر خوش آمدید کے بینرز آویزاں کیے گئے تھے۔ استقبالیہ کمیٹی اور ان کے رفقاء علماء کرام اور مشائخ عظام کو مکمل احترام کے ساتھ اسٹیج پر لاتے رہے۔

☆...... مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اپنی استقبالیہ ٹیم کے ساتھ مندوبین' مدعوین اور خطباء و شرکاء کے لئے استقبالیہ کیمپ میں پلکیں بچھائے ہوئے تھے جب کہ فوڈ اینڈ واٹر سپلائی کے شعبہ جات کی نگرانی مولانا محمد اسحاق ساقی کر رہے تھے۔

☆...... کانفرنس کی نقابت و نظامت کے امور مولانا قاضی احسان احمد، مولانا ضیاء الدین آزاد اور مولانا محمد علی صدیقی کے سپرد تھے۔ جو دل نشین انداز میں اسٹیج سے مقررین کو دعوت خطاب دیتے رہے۔

☆...... مولانا محمد قاسم رحمانی اسٹیج سے مقررین کی تقاریر کے اقتباسات میڈیا روم پہنچاتے رہے اور مولانا عبدالحکیم نعمانی میڈیا سیکشن سے صحافیوں کو کانفرنس کی لمحہ بہ لمحہ کاروائی پر بریفنگ دیتے رہے۔

☆...... کانفرنس میں سکول و کالج کے طلباء اور مبصرین کے علاوہ صحافیوں، میڈیا نمائندوں اور مقامی اخبارات کے ایڈیٹرز کی ایک بڑی تعداد بھی شریک رہی۔

☆...... کانفرنس شروع ہونے سے ایک یوم قبل کارکنوں کے قافلوں کی آمد شروع ہوگئی جو رات گئے تک جاری رہی۔

☆...... چنیوٹ، سرگودھا، جھنگ، فیصل آباد اور چناب نگر کے قرب و جوار سے مجاہدین ختم نبوت موٹر سائیکل ریلیوں اور قافلوں کی صورت میں شریک ہوئے۔

☆...... کانفرنس کے اسٹیج پر تمام مکاتب فکر کے علماء کرام اور دینی جماعتوں کے قائدین ایک دوسرے سے بغل گیر ہوتے رہے۔ جس سے اسٹیج اتحاد امت کا مثالی منظر پیش کر رہا تھا۔

☆...... کانفرنس کی کوریج اور صحافیوں کی

معاونت کے لئے میڈیا گیلری میں مولانا محمد وسیم اسلم، مولانا عبدالنعیم رحمانی، مولانا رضوان عزیز رفقاء کے ہمراہ تفویض کردہ امور پر مامور تھے۔

☆......کانفرنس میں ختم نبوت خط وکتابت کورس اسلام آباد کا بھاری بھرکم وفد بھی شامل ہوا۔

☆......کانفرنس کی سیکورٹی پر مامور رضا کاران ختم نبوت کانفرنس کے شرکاء کے لئے دیدہ ودل فرش راہ کی عملی تصویر بنے رہے۔

☆......عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ، مفکر ختم نبوت مولانا عزیز الرحمن جالندھری اپنی پیرانہ سالی کے باوجود بالغ نظری اور خداداد قائدانہ صلاحیتوں سے کانفرنس کے داخلی اور خارجی معاملات وانتظامات کی سرپرستی ونگرانی فرماتے رہے۔

☆......کانفرنس میں استقبالیہ، میڈیا روم، فری ڈسپنسری، ساؤنڈ اور لائٹنگ سسٹم، پارکنگ، انفارمیشن سینٹر، فوڈ اینڈ واٹر سپلائی اور ٹریفک پلان جیسے بیسیوں شعبوں کا قیام عمل میں لایا گیا تھا۔

☆......کانفرنس کے پنڈال کے شرکاء میں دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث مکاتب فکر کے لوگ اور ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد شریک ہیں۔

☆......سابقہ روایات کے پیش نظر امسال بھی کالعدم تنظیموں، فورتھ شیڈول اور ضلع بندی کے تمام افراد اس کانفرنس میں شریک نہیں تھے۔

☆......کانفرنس میں سیکورٹی کے خوبصورت انتظامات دیکھنے میں آئے۔ کانفرنس انتظامیہ اور ضلعی حکومتی سیکورٹی کے ذمہ داران اپنے اپنے مقرر کردہ پوائنٹس پر چاک وچوبند نظر آئے۔

☆......عصر کی نماز کے بعد سوال و جواب کی نشست ہوئی مہمان خصوصی شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا تھے جو شرکاء کے تحریری سوالات کے جوابات دیتے رہے۔

☆......بعد نماز مغرب مولانا غلام رسول دین پوری نے مجلس ذکر کرائی۔ اور مولانا عبدالرؤف چشتی نے وجد آفریں بیان کیا۔

اکابرین ختم نبوت کی دینی وملی جدوجہد تاریخ کا درخشندہ باب ہے: مولانا عبداللہ معتصم

☆......قائد جمعیت مولانا فضل الرحمن کو تاجدار ختم نبوت زندہ باد اور اکابرین ختم نبوت زندہ باد کے نعروں کی گونج میں اسٹیج پر لایا گیا۔

☆......کانفرنس کے چاروں اطراف کو پولیس اہلکاروں اور انٹیلی جنس حکام نے اپنے گھیرے میں لیا ہوا تھا جبکہ سادہ کپڑوں میں ملبوس پولیس اہلکار بکثرت موجود تھے۔

☆......کانفرنس میں گزشتہ سالوں کی نسبت امسال بکثرت حاضری رہی۔ پنڈال میں ہجوم زیادہ ہونے پر اکثر شرکاء کو کھڑے ہوکر کانفرنس سماعت کرنا پڑی۔

قادیانی اپنی قانونی حیثیت تسلیم کرلیں اور قانون سے بغاوت کا رویہ ترک کردیں: مفتی خالد میر

☆......30/اکتوبر کی صبح کو شیخ الحدیث مولانا منیر احمد منور نے منفرد اور ممتاز انداز میں درس قرآن ارشاد فرمایا جو کہ سامعین نے ہمہ تن گوش ہوکر سماعت کیا۔

☆......سیکورٹی پلان کے انچارج جناب عبدالرؤف روفی آف مانسہرہ اور دارالقرآن فیصل آباد کے حضرت مولانا غلام فرید تھے۔

☆......ملک کے مختلف گوشوں سے آئے ہوئے شرکاء نعرہ تکبیر اللہ اکبر، تاج وتخت ختم نبوت زندہ باد، تحفظ ناموس رسالت زندہ باد کے فلک شگاف نعرے بلند کرتے ہوئے پنڈال پہنچے۔

☆......کانفرنس میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور فضیلت کے علاوہ عقیدہ توحید، عظمت صحابہؓ، اہل بیتؓ اور حیات عیسیٰ علیہ السلام، سیدنا مہدی علیہ الرضوان، اصلاح معاشرہ اور استحکام پاکستان کے موضوعات پر بھی خطابات ہوتے رہے۔ بعض مقررین ملک کی موجودہ صورت حال پر بھی گفتگو کرتے رہے۔

☆......کانفرنس میں شہدائے ختم نبوت کے جرأت مندانہ کردار کو خراج عقیدت پیش کیا گیا اور تحریک ختم نبوت میں شامل تمام مکاتب فکر کے علماء کا تذکرہ خیر بھی ہوتا رہا۔

☆......کانفرنس میں مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی کے حفاظ اور متخصصین حضرات کی دستار بندی بھی عمل میں لائی گئی۔

☆......کانفرنس کے پنڈال میں خطبہ جمعہ اور نماز کے فرائض وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا قاری محمد حنیف جالندھری نے سرانجام دیئے۔ جبکہ جامع مسجد ختم نبوت میں مولانا غلام رسول دین پوری نے خطبہ جمعہ ونماز جمعہ پڑھائی۔

☆......بجلی بحران کے باعث کانفرنس کے منتظمین نے متعدد پاور فل جنریٹروں کا انتظام کیا ہوا تھا۔ جو کہ آفتاب نیمروز کا کام دیتے رہے۔

☆......کانفرنس کی مکمل کاروائی انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا پر بھی نشر ہوتی رہی۔

☆......منتظمین نے شرکاء کانفرنس کے لئے

خوراک، رہائشی کمروں، رہائشی کوارٹروں، چھولداریوں اور معلومات عامہ کے لئے تجربہ کارٹیوں کی خدمات حاصل کر رکھی تھیں۔ پنڈال سے چند میٹر کے فاصلے پر بنوری پارک میں خورد ونوش کا وسیع انتظام موجود تھا۔

☆……عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائم کردہ بک اسٹال سے شرکاء، احتساب قادیانیت، قادیانی شبہات کے جوابات، تحفہ قادیانیت، ائمہ تلبیس کے علاوہ رد قادیانیت کے موضوع پر مجلس کی جدید تصانیف ذوق وشوق سے خریدتے رہے۔

☆…… کانفرنس ہال کے باہر سجائی ہوئی مارکیٹوں میں اسلامی کتب، ٹوپیوں، تسبیحات اور عطریات کی خریداری عروج پر رہی۔

☆……شرکاء کانفرنس سے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے متعدد قراردادیں منظور کروائیں۔

☆……ماہنامہ لولاک ملتان اور ہفت روزہ ختم نبوت کراچی کے سالانہ خریدار بننے کے لئے شرکاء کانفرنس قائم کردہ دفتر میں سالانہ رقوم جمع کرواتے رہے۔

☆……معروف شاعروں اور نعت خوانوں کی طرف سے دربار رسالت میں گلہائے عقیدت پیش کرنے پر سامعین کیف و سرور کی حالت میں جھومتے رہے اور شان رسالت زندہ باد کے نعرے بلند کرتے رہے۔

☆……کانفرنس میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے حوالہ سے ذوالفقار علی بھٹو مرحوم اور امتناع قادیانیت ایکٹ کے نفاذ کے حوالہ سے صدر ضیاء الحق مرحوم کا تذکرہ خیر بھی ہوتا رہا۔ ☆☆

ختم نبوت کانفرنس کی قراردادیں

☆……عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام "۳۴ویں سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس" چناب نگر کا یہ عظیم الشان اجتماع اللہ پاک کے حضور سجدہ شکر بجالاتے ہوئے تمام خطباء، مقررین اور شرکاء کانفرنس کا بھی شکریہ ادا کرتا ہے۔ کہ آپ حضرات کی تشریف آوری سے یہ کانفرنس کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔

☆……یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ دستور پاکستان کی روشنی میں اسلامی ومشرقی اقدار کے تحفظ کے لئے فحش فلموں، ڈراموں، حیاء سوز اشتہاروں، سائن بورڈوں، جرائد ورسائل، کمرشل وثقافتی امور پر پابندی عائد کی جائے۔ کیونکہ متذکرہ امور ہماری نوجوان نسل کی اخلاقی تباہی کا باعث بن رہے ہیں۔

☆……اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کے مطابق ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔ اور دیگر اقلیتوں کے اوقاف کی طرح قادیانی اوقاف بھی تحویل میں لیا جائے۔

☆……قادیانیوں نے چناب نگر میں اپنے سول کورٹ۔ سیشن کورٹ، ہائی کورٹ، سپریم کورٹ قائم کئے ہوئے ہیں جو سٹیٹ اندر سٹیٹ کے مترادف ہے۔ لہٰذا چناب نگر میں سرکاری رٹ کو قائم کرتے ہوئے انہیں ملکی قانون کا پابند کیا جائے۔

☆……ملک بھر کی عسکری تنظیموں پر پابندی ہے لیکن قادیانیوں کی تربیت یافتہ مسلح تنظیم خدام الاحمدیہ کو کھلی چھٹی دی جا چکی ہے۔ دیگر عسکری تنظیموں کی طرح قادیانیوں کی مسلح تنظیم خدام الاحمدیہ پر پابندی عائد کی جائے اور اس کے اثاثے بحق سرکار ضبط کئے جائیں۔

☆……کانفرنس کا یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ چناب نگر کے باسیوں کو بلا استثناء مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔

☆……عدلیہ کے فیصلے اور تمام مکاتب فکر کے علماء کے ارشادات کی روشنی میں گوہر شاہی ایک گستاخ رسول تھا۔ اس کو سزا ہوئی اور اس کی جماعت انجمن سرفروشان اسلام اور مہدی فاؤنڈیشن اس کے باطل نظریات کو چلا کر ارتدادی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ ان پر فی الفور پابندی لگائی جائے۔

☆……یہ اجتماع حکومت پاکستان سے ۱۹۷۴ء کے پارلیمنٹ کے متفقہ اور عظیم الشان فیصلہ جس میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا۔ اور امتناع قادیانیت ایکٹ اور دیگر پارلیمانی اور عدالتی فیصلوں پر ان کے تقاضوں کے مطابق عمل درآمد کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔

☆……کانفرنس کا یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے حالات وواقعات پر ریلیز ہونے والی فلموں پر فی الفور پابندی عائد کی جائے۔

☆……یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں پر کڑی نظر رکھی جائے۔ دہری شہریت اور گرین کارڈ کے حامل قادیانی افراد کی نقل وحرکت کی کڑی نگرانی کی جائے۔

☆……کانفرنس کا یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ شامل کیا جائے، تاکہ عوام الناس کو مسلم اور غیر مسلم کی پہچان میں آسانی ہو۔

☆……یہ اجتماع ملک بھر کے زلزلہ زدگان سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے شہدائے کے لئے دعا مغفرت اور لواحقین کے لئے صبر جمیل کی دعا کرتا ہے۔ اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ متاثرین کے لئے امدادی عمل کو خورد برد کے کرپشن سے پاک کیا جائے تاکہ حکومتی امداد اصل مستحقین تک شفاف طریقے سے پہنچے۔

محدث العصر، عاشق سید المرسلین، دبستان انور کا وارث، اقلیم علم کا تاجدار، مسند ولایت کا صدر نشین، حریم نبوت کا پاسبان

حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ.... حیات وخدمات

گزشتہ سے پیوستہ

مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ

مولانا بنوریؒ نے مشورہ کے بعد یہی فیصلہ کیا کہ دوسری جگہ دیکھ کر اس جگہ سے مدرسہ تبدیل کرلیا جائے۔ مولانا بنوریؒ عیدالاضحیٰ کی چھٹیوں میں ٹنڈوالہ یار اپنے اہل وعیال کی خبرگیری کے لئے تشریف لے گئے۔ مولانا لطف اللہ پشاوری طلباً کے ہمراہ کراچی تشریف لائے اور شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کی قبر پر فاتحہ پڑھنے کے بعد جامع مسجد نیوٹاؤن جو اس وقت زیر تعمیر تھی اس میں تھوڑی دیر کے لئے رکے اور نوافل ادا کر کے دعا کی کہ اے اللہ! ہم پر مصائب کا دور ختم کر کے ہمیں اس مسجد میں سکونت کی جگہ دیدے۔ معلوم ہوتا ہے کہ بہت ہی زیادہ اخلاص سے دعا کی گئی تھی۔ مولانا بنوریؒ کی واپسی پر جامع مسجد نیوٹاؤن کی کمیٹی کے اراکین حاجی عبدالمجید سولیجہ، حاجی محمد یعقوب کالیہ، محمد صدیق لکھنوی، سید خلیل احمد، حاجی محمد وجیہ الدین کی مشاورت سے مدرسہ مسجد نیوٹاؤن میں منتقل کردیا گیا۔ ایک حجرہ ٹین کی چھت والا سامان کے لئے بنا تھا اس میں طلباً کا سامان رکھ دیا گیا۔ مسجد ہی رہائش گاہ اور درس گاہ تھی۔ مولانا بنوری اور مولانا لطف اللہ رات کو سونے کے لئے حاجی محمد یعقوب کالیہ کے گھر تشریف لے جاتے، ناشتہ ان کے گھر ہوتا۔ دوپہر اور رات کا کھانا کسی ہوٹل میں کھاتے۔ طلباً اپنے کھانے کا انتظام خود کرلیتے۔ اسی دوران مولانا لطف اللہ پشاوری بیمار ہوگئے اور انہوں نے مولانا بنوریؒ سے گھر جانے کی اجازت طلب کی۔ مولانا بنوریؒ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں اساتذہ کے لئے کچھ رقم کی آمد کا مشاہدہ کیا ہے۔ مولانا لطف اللہ نے کہا کہ بلی کو خواب میں چھیچھڑے والی بات ہے۔ مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ بخاری شریف کا درس دے رہے تھے کہ حاجی عبدالوحید مرحوم تشریف لائے اور اساتذہ کی تنخواہوں کی مد میں عطیہ پیش کیا۔ مولانا بنوریؒ نے یہ رقم مولانا لطف اللہ پشاوری کے حوالہ کرتے ہوئے فرمایا کہ چھیچھڑے پہنچ گئے۔

یہ ۱۹۵۳ء کا سال تھا جس میں مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے مدرسہ عربیہ اسلامیہ کے نام سے ادارہ کا آغاز کیا۔ مولانا بنوری نے مدرسہ کے نصاب میں تبدیلی کی اور مالی معاملات اور طلباً کی تربیت کے بارے میں بہت سخت قواعد وضوابط کو ملحوظ رکھا۔ ناظرہ قرآن، حفظ قرآن کریم، درس نظامی کی تعلیم کے ساتھ تخصصات (پی ایچ ڈی) کے تین اہم شعبہ قائم کئے۔ تخصص فی الفقہ، تخصص فی الحدیث، تخصص فی الدعوۃ والارشاد، ان تین شعبوں میں مفتیان کرام، محدثین اور مبلغین کی خصوصی جماعتیں تیار کی گئیں۔ ابتدائی دو سال تو مدرسہ کے لئے بہت ہی مشکل کے سال تھے۔ اس کے بعد مدرسہ کی شہرت چار دانگ عالم میں پھیل گئی۔ اس میں ایک تو مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے اخلاص، للّٰہیت، توکل علی اللہ اور دینی حمیت اور اعلاء کلمۃ اللہ کے ساتھ نظام تعلیم وتربیت کا بہت زیادہ دخل تھا تو دوسری طرف سے مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے چن چن کر پاکستان اور ہندوستان سے اکابر علماً کرام اور مدرسین کو جمع کیا۔

ایک سال کیلئے حضرت مولانا عبدالرحمٰن کامل پوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا نافع گل صاحبؒ جیسے اساتذہ تشریف لائے جبکہ مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی، مولانا فضل محمد، مولانا محمد ادریس میرٹھی، مولانا سید مصباح اللہ شاہ، مولانا عبدالرشید نعمانی، شہید ناموس رسالت مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا محمد اسحاق سندیلوی، مولانا محمد سواتی، مفتی احمد الرحمٰن، ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہید مستقل مدرس کے طور پر مقرر کئے گئے۔ ان اکابر علماً کرام کی تدریس سے جو طلباً تیار ہوکر نکلے انہوں نے مدرسہ کے تعلیمی معیار کو صرف پاکستان ہی میں نہیں بلکہ پوری دنیا میں معروف کردیا اور پاکستان کے علاوہ جنوبی افریقہ، امریکہ، انگلینڈ، فرانس، سعودی عرب، ہندوستان، افغانستان، مشرقی پاکستان، نائیجیریا، ماریشس، ری یونین، کینیا، تنزانیہ، زمبیا، یوگنڈا، سوڈان اور دیگر اسلامی اور غیر اسلامی ممالک سے طلباً جوق در جوق آنے لگے۔ جامعہ ازہر اور رابطہ عالم اسلامی نے اساتذہ کرام بھیجنے شروع کئے۔

غرض چند سال میں یہ مدرسہ جامعہ کی شکل اختیار کرگیا۔ بڑے بڑے علماً کرام، مشائخ عظام اور شیوخ الجامعات اس کا تعلیمی نظام دیکھنے تشریف لاتے۔ مصر کے جمال عبدالناصر اور سعودی عرب کے ائمہ کرام اور اعلیٰ حکام نے جامعہ کا نہ صرف معائنہ کیا بلکہ اس کی سند کو تسلیم کرکے اپنے یہاں طلباً کو داخلوں میں فوقیت دی۔ مولانا بنوریؒ کے بعد اس

جامعہ کو ان کے جانشین مولانا مفتی احمد الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا بنوریؒ کے مشن کے مطابق بہت زیادہ ترقیات دیں اور مختلف علاقوں میں شاخیں قائم کیں۔ آپ کے بعد ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہید نے بھی جامعہ کو اسی نہج پر چلایا۔ آج کل اس جامعہ کا اہتمام مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے تربیت یافتہ بزرگ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر کے سپرد ہے۔ اس جامعہ نے مولانا بنوریؒ اور آپ کے جانشینوں کو زندہ جاوید بنایا ہوا ہے۔

مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے دارالعلوم دیوبند کی طرح جہاں تعلیمی میدان میں انقلابی قدم رکھا وہیں دارالعلوم دیوبند کی طرز پر جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کو دینی اور روحانی مرکز کی حیثیت دی ہوئی تھی اس بناء پر قیام جامعہ سے لے کر آج تک یہ ادارہ روحانی اور دینی طور پر امت کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیتا رہا ہے اور جب بھی کسی باطل فرقہ نے سر اٹھایا یا اسلام پر کہیں سے بھی حملہ ہوا جامعہ بنوری ٹاؤن اور مولانا بنوریؒ سرخیل کی حیثیت سے اس کے خلاف میدان عمل میں اترے۔ قادیانیت کی سرکوبی مولانا بنوریؒ کے خونی رشتہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کے حوالہ سے آپ کے مقدس لہو میں رچی بسی ہوئی تھی اور حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے خصوصی تلمذ کی وجہ سے اس فتنہ کی سرکوبی روحانی طور پر آپ کی طرف منتقل ہوئی۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے ہاتھ پر بیعت کرنے والوں میں، میں پانچواں فرد تھا۔ تعلیم سے فراغت کے بعد آپ جب ۱۹۳۱ء سے لے کر ۱۹۳۳ء تک پشاور میں قیام پذیر تھے تو قادیانیوں نے پشاور یونیورسٹی میں ’’یوم النبی‘‘ کے نام پر اپنا جلسہ کرنا چاہا جسے مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے نہ صرف ناکام بنایا بلکہ اس جلسہ کو قادیانیوں کے بجائے مسلمانوں کا جلسہ بنادیا۔ اس طرح قادیانی صوبہ سرحد میں ناکام ہوئے اور آج تک ان کو وہاں پاؤں جمانے کا موقع نہیں ملا۔ تحریک ۱۹۵۳ء میں آپ نے ٹنڈوالہ یار میں رہ کر تحریک ختم نبوت میں بھرپور انداز میں حصہ لیا۔

بعد ازاں آپ مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجلس شوریٰ کے رکن منتخب کئے گئے۔ ۹ رشعبان ۱۳۸۶ھ مطابق ۲۳ رنومبر ۱۹۶۶ء کو قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ سے درخواست کی کہ آپ امیر بن جائیں مگر حضرت بنوریؒ نے فرمایا کہ آپ کی موجودگی میں صرف آپ ہی اس جماعت کی امارت کے لئے موزوں ہیں البتہ سرپرست اور شوریٰ کے رکن کی حیثیت سے جماعت کے امور میں سرگرمی سے حصہ لیتے رہے۔ مولانا محمد علی جالندھری کی ۲۴ رصفر ۱۳۹۱ھ مطابق ۲۱ راپریل ۱۹۷۱ء کو رحلت کے بعد مولانا لال حسین اخترؒ اس جماعت کے امیر مقرر ہوئے۔ ان کی وفات کے بعد عارضی طور پر مولانا محمد حیاتؒ کو امیر مقرر کیا گیا مگر انہوں نے اپنے ضعف کی وجہ سے اس ذمہ داری کو مستقل طور پر سنبھالنے سے انکار کردیا جس پر ۱۵ ربیع الاول ۱۳۹۴ھ مطابق ۱۹ راپریل ۱۹۷۴ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجلس شوریٰ نے حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے شدید انکار کے باوجود آپ کو اس جماعت کی مسند امارت پر رونق افروز کردیا۔ مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے تأثرات اس سلسلے میں ملاحظہ فرمائیں:

’’کسی جماعت کی صدارت قبول کرنا حضرت بنوریؒ کے مزاج و مشاغل کے قطعاً منافی تھا لیکن مخلصین کے اصرار پر آپ کو یہ منصب قبول کرنا پڑا۔ یہ تو ظاہر سبب تھا لیکن اس کے باطنی اسباب و دواعی متعدد تھے جن میں سے تین اہمیت رکھتے ہیں:

ا:...... حضرت امام العصر مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ اپنے دور میں رد قادیانیت کے گویا امام تھے۔ تحفظ ختم نبوت اور رد قادیانیت ان (حضرت بنوریؒ) کے شیخ انوری وراثت و امانت تھی۔ ظاہر ہے کہ اس کا اہل علوم انوری کے وارث اور ان کے روحانی جانشین سے بہتر کون ہوسکتا تھا۔ اس لئے آپ نے اسے عطیہ خداوندی سمجھ کر قبول کیا۔

۲:...... حضرت بنوریؒ نے اپنے استاد کے حکم پر امیر شریعتؒ کے ہاتھ پر پانچویں نمبر پر بیعت کی تھی۔ جب آپ نے دیکھا کہ ان کے شیخ اور امیر شریعت کی جماعت کے اکابر رخصت ہو چکے ہیں تو آپ نے اپنی تمام تر معذوریوں کے باوجود اس جماعت کو اپنی آغوش شفقت میں لے لیا۔ پہلے آپ پاسبان ختم نبوت فوج کے سپاہی تھے اور اب اسی فوج کے قائد و سالار کی حیثیت سے کام کرنے لگے۔

۳:...... حضرت بنوری قدس سرہ پر حق تعالیٰ کے بے شمار انعامات تھے۔ آپ کے صفحۂ زندگی میں قدرت ایک نئے اور بالکل آخری باب کا اضافہ کرنا چاہتی تھی، وہ تھا آپ کے مقام صدیقیت کا اظہار۔ مسیلمہ کذاب کی خبیث امت کا صفایا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فوج نے کیا تھا اور مسیلمہ پنجاب کی امت کی سرکوبی ’’یوسف صدیق‘‘ کی فوج نے۔ راقم الحروف کا خیال ہے کہ اسی صدیقی نسبت کی تکمیل کے لئے قدرت آپ کو آخری عمر میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی قیادت کے لئے کشاں کشاں کھینچ لائی۔‘‘

(ماہنامہ بینات حضرت بنوری نمبر)

آپ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی زمام قیادت سنبھالے ابھی دو مہینے بھی نہیں گزرے تھے کہ ۲۹ رمئی ۱۹۷۴ء کو ربوہ (حال چناب نگر) ریلوے اسٹیشن کا شہرۂ آفاق سانحہ رونما ہوا، حضرتؒ ان دنوں سوات کے دور دراز علاقے میں سفر پر تھے۔ وہیں

آپ کو اس واقعہ کی اطلاع دی گئی۔ خبر سن کر آپ نے چند لمحے توقف کے بعد فرمایا:

"عدو شرے برانگیزد خیر ما دراں باشد"

آپ سوات سے بعجلت واپس ہوئے اور تحریک ختم نبوت کی کامیابی کے لئے حضرتؒ نے ایک طرف بارگاہ خداوندی میں تضرع اور ابتہال کا سلسلہ تیز کر دیا اور دوسری طرف امت مسلمہ کو متحد کرنے اور قوم کے منتشر ٹکڑوں کو جمع کرنے کے لئے رات دن ایک کر دیا۔

۹ر جون کو حضرتؒ کی جانب سے ایک نمائندہ اجتماع لاہور میں رکھا گیا، جس میں مسلمانوں کے تمام فرقوں اور جماعتوں کے مندوبین شریک ہوئے۔ یہ بیس جماعتوں کا نمائندہ اجتماع تھا۔ سب سے پہلے حضرت بنوریؒ نے مختصر سی تعارفی تقریر میں اجتماع کے اغراض و مقاصد اور تحریک کے لائحہ عمل پر روشنی ڈالی جس کا خلاصہ حضرتؒ ہی کے الفاظ میں یہ ہے:

"ہمارا یہ اجتماع اس وقت صرف ایک دینی عقیدہ کی حفاظت کے لئے ہے۔ یہ اجتماع "ختم نبوت" کے مسئلہ پر ہے۔ اس کا دائرہ آخر تک محض دینی رہے گا۔ سیاسی آمیزشوں سے اس کا دامن پاک رہنا چاہئے۔ جو سیاسی حضرات اس میں شامل ہیں ان کا مطمح نظر دین ہی ہوگا اور حزب اقتدار اور حزب اختلاف کی کشمکش سے بالاتر ہوگا۔ ختم نبوت کی تحریک کا طریقہ کار نہایت پر امن ہوگا اور اسے تشدد سے کوئی سروکار نہ ہوگا۔ اگر کوئی مزاحمت ہوئی یا تکلیف پیش آئی تو دین کے لئے اس کو برداشت کرنا ہوگا اور صبر کرنا ہوگا۔ مظلوم بن کر رہنا ہوگا۔ اور ہمارے مد مقابل صرف مرزائی امت ہوگی۔ ہم حکومت کو ہدف بنانا نہیں چاہتے۔ اگر حکومت نے ان کی حفاظت یا ان کی حمایت میں کوئی غلط قدم اٹھایا تو اس وقت مجلس عمل کوئی مناسب فیصلہ کرے گی۔ ابھی قبل از وقت کچھ کہنا درست نہیں۔"

۳۱ر جولائی کو وزیر اعظم نے مستونگ (بلوچستان) میں اعلان کیا کہ قادیانی مسئلہ کے فیصلہ کی تاریخ کا اعلان کل کر دیا جائے گا۔ چنانچہ فیصلہ کے لئے ۷ر ستمبر کی تاریخ کا اعلان ہوا۔ قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی نے قادیانی مسئلہ پر غور و فکر کرنے کے لئے دو مہینے میں ۲۸ اجلاس کئے اور ۹۶ گھنٹے نشستیں کیں۔ مسلمانوں کی طرف سے "ملت اسلامیہ کا موقف" نامی کتاب اسمبلی میں پیش کی گئی۔ قادیانیوں کی ربوائی اور لاہوری پارٹیوں کے سربراہوں نے اپنے اپنے موقف کی وضاحت کے لئے کتابچے پیش کئے۔ ربوہ جماعت کے سربراہ مرزا ناصر احمد پر گیارہ دن تک ۴۲ گھنٹے اور لاہوری پارٹی کے امیر مسٹر صدر الدین پر سات گھنٹے جرح ہوئی۔ وزیر اعظم بھٹو قادیانیوں کے حلیف رہ چکے تھے۔ وہ انہیں غیر مسلم قرار دینے پر رضامند نہیں تھے۔ وہ قادیانیوں کو کسی نہ کسی طرح آئینی تلوار کی زد سے بچانا چاہتے تھے اور اس کے لئے اپنی طاقت اور ذہانت کا سارا سرمایہ صرف کر دینا چاہتے تھے۔ چنانچہ حزب اختلاف کے ارکان سے جو "مجلس عمل" کے نمائندے تھے، سے وزیر اعظم کی بار بار ملاقاتیں ہوئیں۔ کئی بار صورتحال نازک ہوگئی۔ آخری دن تو گویا ہنگامہ محشر تھا۔ امید و بیم کی کیفیت آخری حدوں کو چھو رہی تھی۔ وزیر اعظم کی انا نے تصادم کا خطرہ پیدا کر دیا تھا۔ حکومت کی جانب سے پولیس اور انٹیلی جنس کو چوکنا کر دیا گیا تھا۔ بڑے شہروں میں فوج لگا دی گئی تھی۔ جو لوگ گرفتار تھے وہ تو تھے ان کے علاوہ ہزاروں علماء اور سربرآوردہ افراد کی گرفتاری کی فہرستیں تیار ہو چکی تھیں۔ ادھر مجلس عمل کے نمائندے بھی سربکف کفن بدوش تھے گویا:

ہمہ آہوان صحرا سر خود نہادہ بر کف
بامید آنکہ روزے بشکار خواہی آمد

کا منظر تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے اس مہیب خطرہ سے ملک کو بچا لیا۔ جب وزیر اعظم کی انا میں لچک پیدا ہوتی نظر نہ آئی تو حضرت مفتی محمود صاحب نے (جو اپنے دیگر رفقاء کے ساتھ مجلس عمل کے نمائندہ کی حیثیت سے وزیر اعظم

والدین کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید

قرآن کریم میں مختلف مقامات پر پروردگار عالم نے ماں باپ کے حقوق کو اپنی عبادت واطاعت کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ ایک جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "میرا شکر ادا کرو اور اپنے ماں باپ کا شکر ادا کرو۔"

ایک مقام پر اللہ تعالیٰ کی اطاعت وعبادت اور توحید کے مضمون کے فوراً بعد والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو عبادت میں شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔"

یہاں توحید کے فوراً بعد والدین کے حقوق کی ادائیگی کے حکم میں یہ حکمت ہے کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ کا خوف اور اس کے حقوق کا اہتمام ہوگا، وہ والدین کے حقوق کا بھی انتہائی نگہبان اور محافظ ہوگا۔ نیز اس طرف بھی اشارہ کر دیا کہ حقیقت اور اصل کے اعتبار سے تو احسانات اور انعامات اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہیں، لیکن ظاہری اسباب کے اعتبار سے دیکھا جائے تو اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے زیادہ احسانات انسان پر اس کے والدین کے ہیں کہ ابتدائے آفرینش سے لے کر اس کے جوان ہونے تک جتنے کٹھن مراحل ہیں وہ سب والدین کے کاندھوں پر عائد ہوتے ہیں۔

(مرسلہ: حافظ محمد سعید لدھیانوی)

سے مذاکرات کر رہے تھے) ان سے فرمایا: ''ہمیں بتایئے کہ آخر ہم کیا کریں؟ آپ کے پاس آتے ہیں تو آپ نہیں مانتے اور مجلس عمل والوں کے پاس جاتے ہیں تو وہ نہیں مانتے۔'' وزیراعظم نے نشہ اقتدار کے جوش میں جواب دیا: ''میں نہیں جانتا مجلس عمل کون ہوتی ہے۔ میں تو آپ لوگوں کو جانتا ہوں۔ آپ اسمبلی کے معزز رکن ہیں۔'' حضرت مفتی صاحب نے فرمایا: ''بھٹو صاحب! آپ کو قوم کے ایک حلقہ نے منتخب کرکے بھیجا ہے اس لئے آپ اسمبلی کے معزز رکن ہیں۔ میں بھی ایک حلقہ انتخاب کا نمائندہ ہوں اس لئے میں بھی اسمبلی کا رکن کہلاتا ہوں، مگر آنجناب کو بتانا چاہتا ہوں کہ مجلس عمل کسی ایک حلقہ انتخاب کی نمائندہ نہیں بلکہ وہ اس وقت پاکستان کے سات کروڑ مسلمانوں کی نمائندگی کررہی ہے۔ کیسی عجیب منطق ہے کہ آپ ایک حلقہ کے نمائندے کو عزت واحترام کا مقام دینے کے لئے تیار ہیں مگر قوم کے سات کروڑ افراد کی نمائندہ مجلس عمل کو آپ پائے حقارت سے ٹھکرا رہے ہیں۔ بہتر ہے میں ان سے جا کر کہہ دیتا ہوں کہ وزیراعظم، پاکستان کے سات کروڑ عوام کی بات ماننے کو تیار نہیں۔'' یہ سن کر وزیراعظم کی انا سرنگوں ہوگئی، انہوں نے مجلس عمل کے نمائندوں کے مجوزہ پر دستخط کردیئے اور اس طرح ۷/ستمبر کو ۴ بج کر ۳۵ منٹ پر قادیانیوں کی دونوں شاخوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دے کر دائرۂ اسلام سے خارج کردیا گیا۔ پھر اس مسودہ کو آئینی شکل دینے کے لئے پارلیمنٹ کا اجلاس طلب کیا گیا اور آئینی طور پر قادیانی ناسور کو ملت اسلامیہ کے جسد سے الگ کردیا گیا۔''

(بینات حضرت بنوری نمبر)

فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے علاوہ دیگر باطل فرقوں کی سرکوبی میں آپ کی نمایاں خدمات ہیں۔ جنرل ایوب خان نے اقتدار سنبھالنے کے بعد پاکستان میں ماڈرن اسلام کا شوشہ چھوڑا اور اس سلسلے میں ڈاکٹر فضل الرحمن کی خدمات حاصل کیں۔ ڈاکٹر فضل الرحمن نے اسلام کو نئے سانچے میں ڈھالنے کیلئے حدیث شریف اور فقہائے امت کے اقوال کا انکار کیا۔ حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے بینات کے ذریعہ اس فتنہ کا بھرپور تعاقب کیا۔ اسی طرح انکار حدیث کے فتنہ نے سر اٹھایا تو مولانا بنوریؒ نے فوری طور پر اسے کچل دیا۔ الغرض مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ساری زندگی دین کی خدمت کے لئے وقف کردی اور آخرکار اللہ کا یہ مخلص بندہ اور بے لوث سپاہی اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت کرکے ۳/ذوالقعدہ ۱۳۹۷ھ/ ۱۷/اکتوبر ۱۹۷۷ء کو اس شان سے اس دنیا سے رخصت ہوا کہ اس عاشق رسولؐ کی وفات پر پورا عالم نوحہ کناں تھا۔ ☆☆

اعصاب اور مردانہ امراض کیلئے بہترین آزمودہ نسخہ
مکمل علاج، مکمل خوراک
قیمت 3000 روپے
وزن 600 گرام
فیصل
معجون قوتِ اعصاب زعفرانی
33 اجزا کا اکسیر مرکب

☆ خوشگوار زندگی کے لمحات مزید پرکیف
☆ اعضائے خاص کی تمام بیماریوں میں مفید
☆ قوت خاص اور امساک کے لئے نادر نسخہ
☆ ہضم کی درستگی اور پیدائش خون میں اضافہ کا ضامن
☆ جریان، احتلام، ہڈیوں، پٹھوں کی کمزوری اور تھکاوٹ کیلئے مفید

زعفران	جائفل	ناگرموتھا	مغز بندق	آرو خرما	[illegible]
مصطگی	جلوتری	تج	[illegible]	سنگھاڑا	کشتہ چاندی
مروارید	دار چینی	اکر	الائچی خورد	[illegible]	[illegible]
ورق طلاء	لونگ	[illegible]	الائچی کلاں	[illegible]	33 اجزاء
ورق نقرہ	گوند کیکر	[illegible]	زنجبیل	بالچھڑ	
مغز چلغوزہ	مغز بادام	[illegible]	بہمن سفید	گوند کتیرہ	

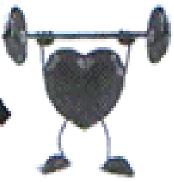
معجون تسکین دل
دل کے تمام امراض کے لئے مفید ہے
دل کے درد، شریانوں کی بندش، دل کی کمزوری، دل کی گھبراہٹ
دل کا بے ترتیب اور تیز چلنا، بلڈ پریشر کا کم یا زیادہ ہونا
اور دل کے دیگر امراض کی اصلاح کرتا ہے۔
جگر و معدہ کی اصلاح کرکے نیا خون پیدا کرتا ہے۔
عام جسمانی کمزوری میں بھی انتہائی مؤثر اور مفید ہے۔
قیمت 1200 روپے
وزن 500 گرام

آب سیب	آب انار	آب ادرک	ورق نقرہ	تخم خرفہ
آب بہی	آب لیمن	شہد خالص	بہمن سفید	[illegible]
زعفران	مروارید	ورق طلاء	کشنیز	بادرنجبویہ
ابریشم	گل سرخ	گل نیلوفر	تخم کاہو	درونج عقربی
صندل سفید	طباشیر	آملہ	[illegible]	مغز تربوز
[illegible]	الائچی خورد	کہربائی	بہمن سرخ	

پاکستان بھر میں
فری
ہوم ڈلیوری
0314-3085577
فیصل FOODS شاہ لائنز ڈی گراؤنڈ پیپلز کالونی فیصل آباد

عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے نویدِ مسرت

تقریباً 40 سال بعد پہلی مرتبہ مجاہدین وشہدائے ختم نبوت کی لازوال قربانیوں کا ثمرہ منظر عام پر!

- قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی 21 روزہ کاروائی کی رپورٹ جسے حرف بہ حرف حکومت نے 21 حصوں میں شائع کیا
- یہ سرکاری مستند دستاویز اپنے قاری کو حق وباطل کے معرکہ سے اسطرح روشناس کرتی ہے کہ مرزا غلام قادیانی کے پیروکاروں کے گرو مرزا ناصر اور لاہوری گروپ کے گروؤں کی ذلت آمیز شکست کا عبرت ناک نظارہ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔
- یہ رپورٹ مرزا غلام قادیانی اور قادیانیت کے کذب ودجل پر مہر اور ہر قادیانی ولاہوری کے لئے ''اتمام حجت'' ہے۔
- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے پہلی مرتبہ انتہائی کاوش وعرق ریزی سے تحقیق وتخریج سے آراستہ کرکے سرکاری رپورٹ کو 5 جلدوں (2952 صفحات) میں شائع کردیا ہے۔ جوکہ مجلس کے ہر دفتر سے صرف لاگت کے خرچہ -/1000 روپے پر دستیاب ہے علاوہ ڈاک خرچہ، نیز vp کی سہولت حاصل نہ ہوگی۔
- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے سارے عالم میں اس ''اتمام حجت'' کو قائم کرنے کیلئے یہ پانچ جلدیں انٹرنیٹ پر ملاحظہ کرنے اور مفت محفوظ download کرنے کی سہولت بھی بہم پہنچادی ہے۔

صرف ایک کلک سے ملاحظہ اور ڈاؤن لوڈ فرمائیں

www.amtkn.com/nareportv1.pdf
www.amtkn.com/nareportv2.pdf
www.amtkn.com/nareportv3.pdf
www.amtkn.com/nareportv4.pdf
www.amtkn.com/nareportv5.pdf

www.amtkn.com
www.khatm-e-nubuwwat.com
www.khatm-e-nubuwwat.info
www.laulak.info
www.facebook.com/amtkn313

ameer@khatm-e-nubuwwat.com, popalzai@amtkn.com

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان
061- 4783486
0300-4304277